﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد22 | جمعۃ المبارک25دسمبر 2015ء — 13ربیع الاوّل 1437 ہجری قمری ❁ 25فتح 1394 ہجری شمسی | شمارہ52

مشکلات کے وقت دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کٹھن امر درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں ابتلا کی سختی سے اور بدبختی کی گرفت سے اور تقدیر کے شر سے اور دشمنوں کے اپنے خلاف خوش ہونے سے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من جهد البلاء حديث نمبر: 5871)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جاپان 2015ء

❁......پیرس میں جو واقعہ ہوا ہے انتہائی غلط ہوا ہے۔مَیں اس کو condemn کرتا ہوں۔جولوگ اس واقعہ میں ملوّث ہیں ان کے اس فعل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ❁......IS جو حملے کر رہی ہے ان کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مَیں کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ ان کی فنڈنگ کو روکیں۔ان کے ساتھ جو تیل کی تجارت ہو رہی ہے یا دوسرے ذرائع سے رقم کی ترسیل ہو رہی ہے اس کو روکیں۔ اسی طرح ان کو جو ہتھیار سپلائی کئے جا رہے ہیں ان کو یہ ہتھیار نہ دیں اور ان کی سپلائی لائن کاٹیں۔ ❁......ہم احمدی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات بتا کر اسلام کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھا رہے ہیں۔ ❁......جاپانی اچھے لوگ ہیں۔سچا مذہب اور سچی تعلیم ان کے دل بدلے گی۔ ❁......جاپان میں یہ ہماری پہلی مسجد ہے اور جاپان میں جوں جوں ہماری کمیونٹی بڑھے گی ہم اَور مسجدیں بنائیں گے۔ہماری اس مسجد سے رواداری، بھائی چارہ اور امن وسلامتی کا پیغام پھیلے گا۔

(Chukyo TV اور SANA News Agency کے نمائندگان کا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو)

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔پریس ومیڈیا میں مسجد بیت الاحد کی افتتاحی تقریب کی وسیع کوریج۔خطبہ نکاح

یونیورسٹیز کے چھ پروفیسرز، ہائی سکول ٹیچر اور یونیورسٹی کے دس طلباء کی حضورانور ایدہ اللہ سے ملاقات اور سوال وجواب

پریذیڈنٹ اینڈ چیف پریسٹ کوبے چرچ اور جاپان کے واحد مذہبی اخبار کے جرنلسٹ کی حضورانور سے ملاقات اور انٹرویو

مسجد بیت الاحد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر بعض مہمانوں کے ایڈریسز۔مہمان مقررین کی طرف سے جماعت احمدیہ کی امن پسندی، خدمتِ انسانیت اور جاپان کے لئے خدمات پر اظہارِ تشکّر۔مسجد کی تعمیر پر مبارکباد۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20نومبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک

(دوسرا حصہ)

CHUKYO TV چینل کے جرنلسٹ کا حضورانور ایدہ اللہ سے انٹرویو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق "CHUKYO TV" چینل کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

اس ٹی وی چینل کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ 20 لاکھ ہے۔

❁ **جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ جاپان میں غیراحمدی مسلمانوں کی سو کے قریب مساجد ہیں۔جماعت احمدیہ کی یہاں پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔اس بارہ میں حضورانور کے کیا تأثرات ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے خطبہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں سو سے زیادہ دوسری مساجد ہیں۔صرف مسجد تعمیر کر دینا کافی نہیں۔اصل یہ ہے کہ آپ اپنی مسجد سے کس طرح اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ہماری مساجد صرف عبادت کی خاطر جمع ہونے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اس لئے ہیں کہ یہاں پانچ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم پھیلائی جائے اور لوگ اپنے خدا کو پہچانیں اور خدائے واحد کی عبادت کریں اور خدا کے حقوق ادا کریں اور دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ پس ہماری مساجد ان دونوں مقاصد کے لئے ہیں، ان دونوں فرائض کی ادائیگی کے لئے ہیں۔

❁ **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے۔IS کی وجہ سے اسلام کا امیج بدلتا جا رہا ہے۔اس بارہ میں حضور کیا کہتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ پیرس میں جو واقعہ ہوا ہے انتہائی غلط ہوا ہے۔مَیں اس کو condemn کرتا ہوں۔جولوگ اس واقعہ میں ملوّث ہیں ان کے اس فعل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔جو کچھ بھی ہوا ہے اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔

مَیں نے اس واقعہ کے فوراً بعد پریس ریلیز جاری کروائی تھی اور اس واقعہ کو condemn کیا تھا۔اسلام امن، رواداری اور بھائی چارہ کا مذہب ہے۔اسلام کا نام استعمال کرنا غلط ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اسلام کے نام پر جو کچھ کر رہے ہیں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اسلام کسی بے گناہ کی زندگی لینے کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جب اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تو اس صورت میں دی کہ جو تمہارا مذہب، تمہارا دین تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے خلاف جنگ کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مذہب کے خلاف ہیں اور مذہب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، اگر ان کے حملوں کو نہ روکا گیا، اگر ان کے خلاف قدم نہ اٹھایا گیا تو صرف یہی نہیں کہ تم مسجدوں کو یا اپنی عبادت کی جگہوں کو ختم کرلو گے بلکہ ان مخالف لوگوں کو مذہب پر حملے کرنے کی آزادی دی تو پھر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا۔ نہ کوئی اَور عبادت خانہ سلامت رہے گا۔ پس خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ تم نے صرف اپنے مذہب اسلام کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جنگ کی بھی شرائط ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ جب دفاعی جنگ بھی کرنی پڑے تو پھر بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی رہنماؤں کو نہیں مارنا۔ کسی بے گناہ شخص کو نہیں مارنا۔ پس اسلام کی تو یہ تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ IS جو حملے کر رہی ہے ان کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ مَیں نے اپنے انٹرویوز اور ایڈریسز میں اس کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

❁ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ IS مختلف ممالک میں جو کارروائیاں کر رہی ہے اس وجہ سے جاپان میں اسلام کا ایک منفی چہرہ سامنے آرہا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ صرف جاپان میں ہی نہیں بلکہ IS کی کارروائیوں کی وجہ سے ساری دنیا میں اسلام کا امیج (Image) بگڑا ہے۔

جاپان کے دو جرنلسٹ انہوں نے مارے ہیں تو جاپانی لوگوں کو اِس کا بہت دکھ پہنچا ہے۔ ان کے اس دکھ کا مجھے احساس ہے۔

ہم احمدی اسلام کے اُس بُرے امیج کو دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات بتا کر ہم اسلام کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھا رہے ہیں۔

قرآن کریم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ بے گناہ لوگوں کو مارو، عورتوں اور بچوں کو مارو۔ قرآن کریم نے یہ بھی تعلیم دی کہ مذہبی جگہوں کو تباہ نہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین اور بعد کے زمانہ میں بھی جو بادشاہت کا زمانہ ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مذہبی جگہوں اور مقامات کو تباہ کیا گیا ہو۔ اب جو کچھ ہو رہا ہے اور مذہبی جگہیں تباہ کی جارہی ہیں یہ سب اسلامی تعلیم کے خلاف ہو رہا ہے اور میں اِس کو ایک لمبے عرصہ سے condemn کر رہا ہوں اور دنیا کو بتا رہا ہوں کہ اگر اس کو اب نہ روکا گیا تو پھر یہ معاملہ بہت آگے بڑھے گا اور پھر اس کی کوئی حد نہیں رہے گی۔

❁ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور انور کا پیس سمپوزیم (Peace Symposium) 2014ء کا جو خطاب تھا وہ مَیں نے سنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ جو بڑے ممالک ان تنظیموں کو سپورٹ کر رہے ہیں وہ ان کی فنڈنگ ختم کریں اور اُن کو جو ہتھیار سپلائی ہو رہے ہیں، یہ سپلائی روکیں۔ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہے دہشتگردوں کے حملوں سے بچنے کا۔ مجھے اس بات کی سمجھ آگئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ صرف 2014ء میں ہی نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ ان کی فنڈنگ ختم کریں۔ اگر رشیا، ایران اور دوسروں پر پابندیاں لگا سکتے ہو تو ان پر کیوں نہیں لگائی جاسکتیں۔ ان کی اکانومی پر بھی پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ پابندی لگائیں اور فنڈنگ روکیں۔ ان کے ساتھ جو تیل کی تجارت ہو رہی ہے اور جو بینک کے ذریعہ یا دوسرے ذرائع سے رقم کی ترسیل ہو رہی ہے اس کو روکیں۔ اور اسی طرح ان کو جو ہتھیار سپلائی کئے جارہے ہیں ان کو یہ ہتھیار نہ دیں اور ان کی سپلائی لائن کاٹیں۔ ان کے پاس ہتھیار بنانے کی کوئی انڈسٹری نہیں ہے اس لئے جو کسی جگہ پر ان کو دیئے جانے کی کارروائی ہو رہی ہے اس کو روکا جائے اور بڑی طاقتیں ان کی یہ سپلائی لائن کاٹ سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: IS کے ایریا میں جو تیل کے سورسز (sources) ہیں جہاں سے یہ بعض ملکوں کو تیل سپلائی کرتے ہیں۔ بڑے بڑے ٹینکر میں تیل سپلائی کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان پر پانچ ہزار سے زائد حملے کئے گئے اور وہ بھی صحیح نہیں۔ پھر کیا ان کو آئل بیچنے سے روکا گیا ہے؟ تو اس کا مطلب ہے کہ حکومتیں سنجیدہ نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب پیرس کے واقعہ کے بعد بعض قدم اٹھائے گئے ہیں اور ان کے ٹارگٹ پر کامیابی سے حملے ہو رہے ہیں۔ اب ان حکومتوں نے سنجیدگی کے ساتھ اس معاملہ کو اٹھایا ہے۔

ٹی وی چینل CHUKYO کے جرنلسٹ کے ساتھ یہ انٹرویو تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بج کر 40 منٹ پر واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

....

SANA News Agency کے صحافی کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ گفتگو

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 45 منٹ پر ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی اور سات بجکر پندرہ منٹ پر ''بیت الاحد'' تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

SANA News Agency کے ایک صحافی Michal Penn صاحب حضور انور کے انٹرویو کے لئے آئے ہوئے تھے۔

❁ صحافی نے پہلا سوال یہ کیا کہ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ جاپان میں مسلمان آزادی کے ساتھ مذہبی کام کر سکتے ہیں۔ تو اس سے حضور کی کیا مراد ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے احمدیوں کے حوالہ سے بات کی تھی کہ پاکستان میں ان پر پابندیاں ہیں۔ ننانوے فیصد احمدی پاکستان میں ہیں۔ پاکستان میں ہم اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے، کسی دوسرے کو السلام علیکم نہیں کہہ سکتے۔ اس کے علاوہ اَور بھی بہت سی پابندیاں ہیں۔ مَیں نے ان کو کہا کہ یہاں جاپان میں تم آزاد ہو۔ یہاں تم پر کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے تم خدا کا شکر کرو کہ خدا نے تمہیں آزادی دی ہے کہ جس طرح تم چاہو اپنے مذہب پر، اپنے دین پر عمل کرو۔

❁ صحافی نے سوال کیا کہ یہاں احمدی کمیونٹی کی تعداد کم ہے۔ غالباً تین صد کے قریب ہے۔ آپ آئندہ دس بیس سال میں کیا دیکھتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایک مشنری آرگنائزیشن ہیں اور مسلسل بڑھنے والی کمیونٹی ہیں۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1889ء میں دعویٰ کیا اُس وقت آپؑ اکیلے تھے اور پنجاب (انڈیا) میں قادیان جیسے چھوٹے سے گاؤں میں رہتے تھے۔ 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ جب آپؑ فوت ہوئے تو آپ کو ماننے والوں کی تعداد نصف ملین تھی۔ اب اکیلا آدمی 19 سال میں نصف ملین تک پہنچ گیا تو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہاں بھی ہم کامیاب ہوں گے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ دل تبدیل کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جاپانی اچھے لوگ ہیں۔ سچا مذہب اور سچّی تعلیم ان کے دل بدلے گی۔ ایک دن یہ نہیں تو ان کی جنریشن قبول کرے گی۔ ایک دن یہ لوگ انشاء اللہ

Realize کریں گے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم ایک دن کامیاب ہوں گے۔

❁ صحافی نے سوال کیا کہ اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے آپ کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ مسجد ہمارے لئے ترقی کا ایک سنگ میل ہے۔ یہ ہماری پہلی مسجد ہے اور جاپان میں جوں جوں ہماری کمیونٹی بڑھے گی ہم اَور مسجدیں بھی بنائیں گے۔ ہماری اس مسجد سے رواداری، بھائی چارہ اور امن وسلامتی کا پیغام پھیلے گا۔

❁ صحافی کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اب کلام نہیں کرتا۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح پہلے کرتا تھا۔ آپ خدا تعالیٰ کی صفات پر پابندی نہیں لگا سکتے کہ وہ پہلے یہ یہ کرتا تھا اور اب نہیں کر سکتا۔ یہ درست نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وحی کا دروازہ کھلا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام نہیں کرتا تو پھر وہ مُردہ مذہب ہے۔ آپ کا دین ہی ختم ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مذہب کے احیائے نَو کے لئے انبیاء بھیجتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور فرمایا تھا کہ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ جس زمانہ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر وہ سنگین زمانہ ہوگا وہ آچکا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آنا تھا وہ بھی آچکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشگوئی میں دی تھی۔ آپؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا کہ مَیں اسلام کی احیائے نَو کے لئے آیا ہوں اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کو پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کے لئے آیا ہوں۔ اور وہ غلط عقائد جو مسلمانوں میں دین سے دُوری کی وجہ سے پیدا ہو چکے تھے ان کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ تمہاری غلطیوں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر کوئی مذہب اُس خدا کا قائل ہے جو کلام نہیں کرتا تو وہ مُردہ مذہب ہے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض انتہا پسند لوگ اسلام کا نام استعمال کر کے دہشتگردی کی کارروائیاں کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ان کے اس فعل کا اسلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا یہی مقصد تھا کہ اسلام کو ازسرِ نَو زندہ کریں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اس لئے آیا ہوں کہ مخلوق اپنے ربّ کو پہچانے اور اس کے حقوق ادا کرے اور ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات بتانے آیا ہوں اور غلط تعلیم کی اصلاح کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ مسلسل اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے مختلف ایڈریسز میں قرآن کریم سے بہت سی آیات پیش کی ہیں جو ان انتہا پسندوں کے عمل کو اور بیانات کو غلط ثابت کرتی ہیں اور یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے عمل اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 380

مکرمہ ایمان الصبری صاحبہ(2)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرمہ ایمان الصبری صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔وہ بیان کرتی ہیں کہ:

سچے ایمان کی برکات

میرے نزدیک سب سے اہم اور ضروری امر یہ تھا کہ کیا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام واقعی سچے مبعوثِ ربّانی ہیں یا نہیں۔ چنانچہ جب مجھے یقین ہوگیا کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور وہی ہیں جن کی خبریں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھیں، تو پھر میں نے اپنے سابقہ عقیدہ یا بڑے علماء کے استدلالات کو ایک طرف رکھ دیا اور حضرت امام مہدیؑ کی ہر بات دل سے مان لی اور ہر معاملہ میں آپ علیہ السلام کو حَکَم بنالیا، کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اس لئے اسی کو لینا چاہئے جو آپ لے کرآئے ہیں۔ایسے ایمان کی بے شمار برکات بھی ظاہر ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سے نشانات دکھائے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سمجھائے، نیز آیات قرآنیہ کے فہم کا نیا رنگ عطا فرمایا۔یہی نہیں بلکہ کئی رؤیائے صالحہ میں محبت کے اظہار کے ساتھ ایسے لذیذ کلام سے بھی نوازا جس کی لذت آج تک تازہ ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کتب پڑھ کر معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے ہر لفظ بلکہ ہر حرف کا علیحدہ معنی ہے اور ہر حرف کسی خاص غرض کے لئے رکھا گیا ہے۔گویا ہر ایک حرف زندگی بخش ہے اور خود بول رہا ہے کہ یہ زندہ خدا کی زندہ کتاب ہے جو ہماری روزمرہ زندگی میں ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرتا ہے۔یہی وہ کتاب ہے جسے میں قبل ازیں بھی پڑھتی تھی، اس کے دروس بھی سنتی تھی لیکن کبھی ان زندہ معانی تک رسائی نہ ہوئی تھی۔

مسیح موعودؑ کی عربی زبان اور مَیں

عربی زبان کے علوم کے اعتبار سے میرا علم سطحی سا تھا۔لیکن جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب پڑھیں تو دل عش عش کرتے ہوئے پکار اٹھا کہ میرے خدا نے اپنے مسیح ومہدیؑ کو کیسی غیر معمولی مؤثر زبان سکھائی ہے۔پھر حضور علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم جیسوں کو بھی اس زبان کی لذت اور اس کے عمیق معانی پر اطلاع بخشی۔کئی بار ایسا ہوا کہ حضور علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے دوران بعض نہایت بلیغ فقرات کے معانی خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالے گئے۔

میں سمجھتی ہوں کہ میں عربی گھرانے میں پیدا ہونے اور عرب معاشرے میں پرورش اور تعلیم پانے کے باوجود عربی زبان سے ناآشنا تھی۔عربی زبان کی گہرائی اور اس کے جواہر کا اندازہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پڑھ کر ہوا۔یہ حضور علیہ السلام کے کلام ہی کا اثر ہے کہ میں نے آپ کی کتب کے مطالعہ کے بعد عربی زبان میں شعر لکھنے شروع کردیئے ہیں جو کہ سراسر خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔

چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک

یہاں میں ایک اعتراف بھی کرنا چاہتی ہوں کہ اگرچہ میں نے اسلامیات میں ڈگری کی ہوئی ہے۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے مطالعہ کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری ڈگری ان علوم لدنیہ کے سامنے نرسری کے طالبعلم کی تعلیم کے برابر بھی نہیں ہے۔جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اپنے خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ پیش فرماتے ہیں وہ آسمانی علوم ہیں جبکہ ہم نے جو سیکھا وہ سب دنیاوی اور ارضی تھا اور کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ ثریٰ (خاک) کو ثریّا سے کیا نسبت۔(یعنی چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک)۔

اَلْهُدٰی وَالتَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی

عرب سپرنگ کے نام سے ہونے والے فسادات کے دوران ایک روز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''الھدیٰ والتبصرۃ لمن یری'' کا مطالعہ کررہی تھی، میں نے دیکھا کہ اس کتاب میں آج کے واقعات کے بارہ میں ایسا بیان درج ہے کہ پڑھنے والے کو محسوس ہوتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج کے حالات کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کے بارہ میں لکھ رہے ہوں، کیونکہ اس میں علماء کے بارہ میں جو کچھ درج ہے وہی ان کی حالت ہے۔ پھر اس میں حکّام کے ظلموں کا بیان ہے جو کہ موجودہ فتنوں کی ایک بڑی وجہ ہے۔ پھر اس کتاب میں ذرائع ابلاغ کا مفصل بیان مذکور ہے جس نے اس فتنہ کی آگ کو مزید بھڑکانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو حَکَم عدل بنا کر بھیجا ہے لہٰذا اس کتاب میں یہ تو ذکر ہے کہ جب تک یہ لوگ امام الزمان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیں گے اس قسم کے فتنوں سے نجات نہیں پاسکیں گے، لیکن میرے دل میں خیال گزرا کہ اس میں ہمارے یمن کے موجودہ حالات سے نجات کے بارہ میں بھی کوئی راہنمائی ضرور مل جائے گی۔ یہ سوچ کر جب میں نے کتاب کا وہ حصہ پڑھا جو حکّام سے متعلق ہے۔اس کی ایک عبارت یوں تھی: وَتَاللّٰہِ اِنَّا لَا نَتَوَقَّعُ صَلَاحَھُمْ حَتّٰی یُوقِظَھُمُ الاِحْتِضَارُ۔ یعنی خدا کی قسم جب تک ان حکام کو موت کی گھڑی آکر ان کو غفلت کی نیند سے بیدار نہ کرے گی تب تک ہمیں ان کی اصلاح کی کوئی توقع نہیں ہے۔

یہ جملہ پڑھتے ہی میرے دل میں معاً یہ خیال آیا کہ یہ فقرہ ہی مصائب سے رہائی کی کلید ہے۔ چنانچہ میں دعا کرنے لگی کہ ہمارے صدر کو یہ حالت میسر آجائے جس میں وہ وقت سے پہلے بیدار ہوجائے اور عوام پر رحم کرے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی ملک کے سربراہ پر حملہ ہوا جس کی بنا پر اسے کئی ہفتوں تک زندگی اور موت کی کشمکش سے گزرنا پڑا۔ شاید یہی وہ موت کی گھڑی تھی جس نے اسے غفلت کی نیند سے بیدار کیا۔اس نے کئی اصلاحات کیں اور آزادی دی اور بالآخر استعفیٰ دے دیا اور یوں ملک کے حالات بہتری اور اصلاح کی طرف گامزن ہونے لگے۔

خلیفۂ وقت کا خط

مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ حضور انور کی طرف سے بیعت کی قبولیت کا بھی خط آتا ہے۔لیکن جب مجھے حضور انور کی طرف سے قبولِ بیعت کا دعاؤں بھرا خط موصول ہوا تو فرطِ جذبات سے میں نے اس کو چوم کر آنکھوں سے لگالیا۔اس کے اوپر میرا نام لکھا تھا۔حضور انور نے میرا نام لے کر مجھے مخاطب فرمایا تھا اور یوں مجھ مجہول سی خاتون کو عزت وتوقیر بخش کر معروف بنا دیا تھا کیونکہ اس وقت کے سب سے عظیم انسان سے میرا تعارف ہوگیا تھا۔بھیگی آنکھوں سے میں کبھی حضور انور کی دعائیں پڑھتی اور کبھی اپنی قسمت پر ناز کرتی کیونکہ یہ خط میرے لئے کسی قیمتی خزانے سے کم نہ تھا۔میں خوشی سے پھولے نہ سمارہی تھی اور اسی عالم میں مَیں نے نہ جانے کتنی بار اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی یہ خط دکھایا کہ یہ میرے امیر المومنین نے اپنے دستخط کے ساتھ مجھے ارسال فرمایا ہے۔

اس خوشی میں مجھے اپنا ایک رؤیا یاد آگیا جس میں مَیں نے دیکھا تھا کہ مَیں نے ایک تاج ہاتھ میں تھاما ہے جس کے وسط میں بہت بڑا روشن نگینہ جڑا ہوا ہے۔ جب میں نے یہ تاج اپنے سر پر رکھا تو اس میں سے سورج کی روشنی کے برابر روشنی نکلنے لگی۔میرے خیال میں اس تاج سے مراد خلافت ہے۔ جب یہ تاج میں نے سر پر رکھا تو میں بھی اس کے نور سے منور ہوگئی۔ واللہ اعلم۔

حلاوتِ ایمان ولذتِ اخوّت

اس کے ایک ہفتہ بعد ہی مجھے ایک خاتون کا فون آیا۔ اس نے مجھے بیعت اور اس کے قبول ہونے پر مبارکباد دی اور کہا کہ انہیں لندن سے میرے ساتھ رابطہ کرنے کا کہا گیا ہے۔ یہ سن کر پھر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے۔ ان سے مل کر میرا دل خوشی اور سعادتمندی کے جذبات سے معمور ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ ایک ماں کی سی شفقت کے ساتھ پیش آئیں۔ یہ ہمارے صدر جماعت کی اہلیہ ہیں، ان دونوں میاں بیوی نے ہماری تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں غیر معمولی مدد کی۔

چند ایام کے بعد ان کی بیٹی مکرمہ مرویٰ شبوطی صاحبہ لندن سے انہیں ملنے کے لئے آئیں تو ہماری درخواست پر ماں بیٹی ہم سے ملنے آئیں اور دو دن ہمارے پاس رہیں۔مَیں بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتی ہوں کہ ان دو دنوں میں ہم نے ایسی روحانی لذت محسوس کی، ایسی ایمانی حرارت اور جذب کی کیفیت پیدا ہوئی کہ ہمارا گھر جنت نظیر بن گیا۔ خلافت کے بارہ میں ایسی باتیں سنیں جن سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔ اور اس وقت ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی جب مرویٰ شبوطی نے ہمیں دو انگوٹھیاں نکال کر دیں اور بتایا کہ یہ حضرت امیر المومنین کا تبرک ہیں۔

دائیں بازو میں درد کا حقیقی سبب!

صنعاء میں آل السواری نامی ایک خاندان کی پانچ عورتوں اور دو آدمیوں نے بیعت کی تو ان کے خاندان والے مل کر انہیں احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرنے لگے کیونکہ یہ ایک متشدد زیدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ چونکہ بیعت کرنے والوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے ان کو واپس لانے کے لئے اہل خاندان نے ایک عالمہ فاضلہ مولوی عورت کو بلایا۔ اس موقع پر احمدی خواتین نے مجھے فون کر کے بلالیا۔ گو میں بھی کچھ زیادہ نہ جانتی تھی لیکن خدا تعالیٰ سے امید کرتی تھی کہ وہ اپنے امام کے سچے پیروکاروں کو ایسے موقع پر ضرور کامیاب کرے گا۔ ان کی بُلائی ہوئی مولوی عورت آئی اور اس کے ساتھ بات شروع ہوئی تو سب سے پہلے تو ہم نے اس سے جماعت کے تعارف اور عقائد کی بات کی جس پر وہ کہنے لگی کہ اس طرح کے امور ہم اتنی جلدی کیسے مان لیں۔ ہم نے اس کے ثبوت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ذکر کیا لیکن وہ نہ مانی۔ اس گفتگو کے آخر پر اس نے ایک عجیب بات کر کے ہم سب کو حیران کردیا۔ اس نے کہا کہ میرے دائیں بازو میں درد ہونا شروع ہوگیا ہے، اور جب میں کسی مجلس میں بیٹھی ہوں اور مجھے دائیں بازو میں درد محسوس ہو تو یہ اس بات کی قوی دلیل ہوتی ہے کہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا موجود ہے جس پر جادو کا اثر ہے۔ گویا وہ کہنا چاہتی تھی کہ ہم پر جادو کیا گیا ہے اس لئے ہم احمدیت کا دفاع کررہے ہیں۔ اس عجیب وغریب منطق پر ہم سراپا تعجب تھے۔ بہرحال اسی پر یہ میٹنگ ختم ہوگئی۔

بداخلاقی سے دفاعِ رسولؐ کی کوشش

دو ہفتوں کے بعد اسی مولوی عورت نے فون کر کے ہمیں دوبارہ اپنے ادارہ میں بلایا جس کی وہ سربراہ تھی۔ وہاں پر اس نے دیگر کئی مولوی خواتین کو بھی مدعو کیا ہوا تھا نیز وہاں پر آل السواری کی غیر احمدی خواتین کی بھی اچھی خاصی تعداد تھی۔ اس میٹنگ کے شروع میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ایک ویڈیو دکھائی جس میں انٹرنیٹ پر پھیلائے جانے والے الزامات اور افتراءات کو یکجا کیا گیا تھا۔ ہم نے ہر الزام کا جواب دیا۔ لیکن وہ اعتراض برائے اعتراض کرتی جارہی تھیں۔ میں نے دعا کی کہ خدایا میں علمی لحاظ سے کمزور ہوں لیکن تیری مدد ہو تو ہم ان کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس کے بعد یوں ہوا کہ میں ایک سوال کا جواب دے رہی تھی کہ ان میں سے ایک مولوی خاتون غصے میں آگئی اور ایسی زبان اور ایسے قبیح الفاظ بولنے لگی جو ایک عام عورت کو بھی زیب نہ دیتے تھے کجا یہ کہ ایسے الفاظ کسی مولوی خاتون کے منہ سے نکلیں۔

ان الفاظ کو سن کر ادارے کی سربراہ مولوی خاتون نے اسے ٹوکا۔ ابھی وہ اس کی شرمندگی مٹا نہ پائی تھی کہ میرے بولنے کے دوران ان میں سے میرے سامنے بیٹھی ہوئی ایک اور مولوی خاتون کو غصہ آگیا، اور اس نے نہایت غصیلے لہجے میں مجھے کہا کہ اگر تم خاموش نہ ہوئی تو میں یہ پانی کی بوتل تمہاری منہ پر انڈیل دوں گی۔ میں نے بڑے اطمینان اور وقار سے اس کی طرف دیکھ کر کہا: کیا آپ اس طرح دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئی ہیں؟ اور کیا رحمۃ للعالمین کے دفاع کا دعویٰ کرنے والوں کے اخلاق ایسے ہونے چاہئیں؟

بہرحال، دلائل کے اعتبار سے تو یہ مجلس کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی لیکن اخلاقی طور پر ان کا دیوالیہ پن نمایاں طور پر سب کے سامنے آگیا۔

شاید یہی طریقِ فیصلہ اس مجلس کے لئے مناسب تھا کیونکہ اکثر عورتوں کا دینی علم سطحی تھا اور وہ ان مولوی عورتوں کے پیچھے آنکھیں بند کر کے لگی ہوئی تھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

............................(باقی آئندہ)

متفرق مسائل نماز

بیان فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ماخوذ از کتاب 'فقہ المسیح' مرتبہ: انتصار احمد نذر۔ (صدر شعبہ فقہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

تہجد کی نماز کا طریق

عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی نے لائل پور میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز اس طرح سے جیسا کہ اب تعاملِ اہلِ اسلام ہے بجا نہ لاتے بلکہ آپ صرف اُٹھ کر قرآن پڑھ لیا کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ یہی مذہب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے......حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بوساطت منشی نبی بخش صاحب اور مولوی نورالدین صاحب یہ امر تحقیق کے لئے پیش کیا گیا جس پر حضرت امام الزمان علیہ السلام نے مفصلہ ذیل فتویٰ دیا۔

میرا یہ ہرگز مذہب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر فقط قرآن شریف پڑھ لیا کرتے تھے اور بس۔ مَیں نے ایک دفعہ یہ بیان کیا تھا کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اَور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے تو وہ اُٹھ کر استغفار، درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نوافل ادا کرتے، آپ کثرت سے گیارہ رکعت پڑھتے آٹھ نفل اور تین وتر۔ آپ کبھی ایک ہی وقت میں ان کو پڑھ لیتے اور کبھی اس طرح سے ادا کرتے کہ دو رکعت پڑھ لیتے اور پھر سو جاتے اور پھر اُٹھتے اور دو رکعت پڑھ لیتے اور سو جاتے۔ غرض سو کر اور اُٹھ کر نوافل اسی طرح ادا کرتے جیسا کہ اب تعامل ہے اور جس کو اب چودھویں صدی گذر رہی ہے۔

(البدر 16 نومبر 1903ء صفحہ 335)

تہجد کا اوّل وقت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ رمضان شریف میں تہجد پڑھنے کے متعلق حضور سے کسی نے سوال کیا یا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تہجد کے لئے اول وقت اُٹھنا چاہئے نہ کہ عین صبح کی نماز کے ذرا قبل....

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اول وقت سے رات کا حصہ مراد نہیں بلکہ تہجد کے وقت کا اول حصہ مراد ہے یعنی نصف شب کے جلد بعد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ طریق ہوتا تھا کہ تہجد ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ لمبی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو صبح کی اذان سے قبل کسی قدر استراحت کا موقعہ مل جاتا تھا لیکن نوجوان بچے اگر تہجد کی عادت ڈالنے کے لئے صبح کی اذان سے کچھ وقت پہلے بھی اُٹھ لیا کریں تو ہرج نہیں۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 671، 672)

ایک رکعت میں قرآن ختم کرنا

ذکر ہوا کہ ایک رکعت میں بعض لوگ قرآن کو ختم کرنا کمالات میں تصور کرتے ہیں اور ایسے حافظوں اور قاریوں کو اس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔ یہ گناہ ہے اور ان لوگوں کی لاف زنی ہے۔ جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا۔ حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کی۔

(البدر 19 جون 1903ء صفحہ 169)

نماز اشراق پر مداومت ثابت نہیں

مکرم میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے نام مکتوب میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

اس عاجز نے پہلے لکھ دیا تھا کہ آپ اپنے تمام اورادِ معمولہ کو بدستور لازم اوقات رکھیں صرف ایسے طریقوں سے پرہیز چاہئے جن میں کسی نوع کا شرک یا بدعت ہو۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اشراق پر مداومت ثابت نہیں۔ تہجد کے فوت ہونے پر یا سفر سے واپس آکر پڑھنا ثابت ہے۔ لیکن تعبّد میں کوشش کرنا اور کریم کے دروازہ پر پڑے رہنا عین سنت ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الجمعہ:11) (مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 528)

تعداد رکعات

پوچھا گیا کہ نمازوں میں تعداد رکعت کیوں رکھی ہے؟ فرمایا:۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے اور اسرار رکھے ہیں۔ جو شخص نماز پڑھے گا۔ وہ کسی نہ کسی حد پر تو آخر رہے گا ہی۔ اور اسی طرح پر ذکر میں بھی ایک حد تو ہوتی ہے۔ لیکن وہ حد وہی کیفیت اور ذوق وشوق ہوتا ہے جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ جب وہ پیدا ہو جاتی ہے تو وہ بس کر جاتا ہے۔ دوسرے یہ بات حال والی ہے قال والی نہیں۔ جو شخص اس میں پڑتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر وہ ایک آن میں بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے۔ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:38) جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ (الحکم 24 جون 1904ء صفحہ 1)

نماز کے بعد تسبیح

ایک صاحب نے پوچھا کہ بعد نماز تسبیح لے کر 33 مرتبہ اللہ اکبر وغیرہ جو پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ حسبِ مراتب ہوا کرتا تھا اور اسی حفظ مراتب نہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو مشکلات پیش آئی ہیں اور انھوں نے اعتراض کر دیا ہے کہ فلاں دو احادیث میں باہم اختلاف ہے؛ حالانکہ اختلاف نہیں ہوتا بلکہ وہ تعلیم بلحاظ محل اور موقعہ کے ہوتی تھی۔ مثلاً ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ نیکی کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ اس میں یہ کمزوری ہے کہ ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ نیکی یہ ہے کہ تو ماں باپ کی عزت کر۔ اب کوئی خوش فہم اس سے یہ نتیجہ نکال لے کہ بس اور تمام نیکیوں کو ترک کر دیا جاوے یہی نیکی ہے۔ ایسا نہیں، اسی طرح پر تسبیح کے متعلق بات ہے۔ قرآن شریف میں تو آیا ہے۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الانفال:46) اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ اب یہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا نماز کے بعد ہی ہے تو 33 مرتبہ تو کثیر کے اندر نہیں آتا۔ پس یاد رکھو کہ 33 مرتبہ والی بات حسب مراتب ہے، ورنہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو سچے ذوق اور لذت سے یاد کرتا ہے، اسے شمار سے کیا کام۔ وہ تو بیرون از شمار یاد کرے گا۔

ایک عورت کا قصّہ مشہور ہے کہ وہ کسی پر عاشق تھی۔ اس نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ تسبیح ہاتھ میں لیے ہوئے پھیر رہا ہے۔ اس عورت نے اس سے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اپنے یار کو یاد کرتا ہوں۔ عورت نے کہا یار کو یاد کرنا اور پھر گِن گِن کر؟

درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے کہ یار کو یاد کرنا ہو تو پھر گِن گِن کر کیا یاد کرنا ہے اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو 33 مرتبہ فرمایا ہے وہ آنی اور شخصی بات ہوگی۔ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا تو آپؐ نے اسے فرما دیا کہ 33 مرتبہ کر لیا کر۔ اور یہ جو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپؐ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔ (الحکم 24 جون 1904ء صفحہ 1)

غیر معمولی اوقات والے علاقوں میں نماز کیسے پڑھیں

مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ لکھتے ہیں کہ

قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے سنایا کہ سردار فضل حق صاحبؓ ساکن دھرم کوٹ کے اسلام لانے کا واقعہ ہمارے سامنے ہوا تھا۔ جب سردار صاحب عید کے دن قادیان آکر مسلمان ہوئے اور اس کے بعد کچھ دن قادیان ٹھہرے تھے۔ ان کے دیگر رشتہ دار اس عرصہ میں چڑھائی کر کے آئے اور ان کو اسلام سے ہٹا کر واپس سکھ مت میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔ چنانچہ ایک دن ایک جتھ سکھوں کا آیا۔ جس میں بوڑھے بوڑھے اور اپنے مذہب کے واقف لوگ بھی تھے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں فروکش تھے۔ وہ لوگ بھی مسجد مبارک میں ہی آگئے۔ اور غیظ وغضب سے بھرے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے اسلام پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ انہوں نے سوال کیا کہ مرجاجی! ہمیں یہ بتاؤ کہ جس ملک میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے۔ وہاں مسلمان کیا کریں گے۔ یہ سوال انہوں نے اپنے خیال میں عقدۂ لا ینحل سمجھ کر پیش کیا۔ لیکن حضرت اقدسؑ نے نہایت آسانی کے ساتھ فوراً جواب دیا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں کہ جو انسانی طاقت سے باہر ہو۔ لہٰذا اگر انسان چھ مہینے کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔ تو نہ رکھے۔ اس صورت میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رہا نماز کے وقتوں کا سوال۔ سو آج کل تو گھڑیوں کے ذریعہ نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں اور دن اور رات کا اندازہ بھی اس مقام پر شرق اور غرب کے لحاظ سے کیا جاسکتا ہے۔ اس پر وہ سکھ خاموش اور لاجواب ہوگئے اور جو اعتراض کا پہاڑ بنا کر وہ لائے تھے۔ وہ حضورؑ نے ذرا سی پھونک سے ہی اُڑا دیا۔ (اصحابِ احمد جلد 6 صفحہ 112، 113 روایت قاضی ضیاء الدین صاحب۔ نیا ایڈیشن)

نماز جمع کرنے کی صورت میں سنتیں معاف ہو جاتی ہیں

سوال:۔ نماز جمع کرنے کی صورت میں سنتیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے تو اس بات کے متعلق علماء میں اختلاف تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل سے ہم نے جو کچھ تواتر سے دیکھا ہے اور پوچھنے والوں کے جواب میں آپ نے ہمیشہ جو کچھ فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی صورت میں فرضوں سے پہلی سنتیں بھی اور بعد کی سنتیں بھی معاف ہو جاتی ہیں۔

سوال:۔ **اگر نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کی جائے تو کیا پھر بھی سنتیں معاف ہیں؟**

جواب:۔ نماز جمعہ سے قبل جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں وہ دراصل جمعہ کے نفل ہیں اور جمعہ کے ساتھ مخصوص ہیں اس لئے نماز جمعہ سے قبل سنتیں بہرحال پڑھنی چاہئیں۔

(الفضل 14 اکتوبر 1946ء صفحہ 4)

حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ غالباً یہ واقعہ 1899ء کا ہے جبکہ مَیں لاہور سے چند روز کے واسطے قادیان آیا ہوا تھا۔ چونکہ مَیں اُس کمرے میں ٹھیرایا گیا جو مسجد مبارک اور حضرت مسیح موعودؑ کے کمرے کے درمیان ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کے واسطے اُسی کمرے میں سے گذر کر آتے تھے اور اس کے علاوہ بھی کئی دفعہ دروازہ کھولتے اور مجھے کوئی شے کھانے کی دے جاتے مثلاً آم یا کوئی اور شے۔ عاجز کے حال پر حضورؑ کی نہایت مہربانی اور شفقت تھی۔

انہیں ایام میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: آج نماز ظہر وعصر ہر دو جمع کر کے پڑھی جائیں گی۔ (عموماً ایسی جمع کے دن ظہر کی نماز اپنے وقت سے ذرا پیچھے اور عصر اپنے وقت سے قبل پڑھی جاتی تھی۔ یا عصر کو ظہر کے وقت ساتھ ملا لیا جاتا تھا۔ یا ظہر میں دیر کر کے ہر دو نمازیں عصر کے وقت پڑھ لی جاتی تھیں) مَیں چار رکعت سنت پڑھنے کے واسطے اُسی کمرے میں کھڑا ہوا جیسا کہ ظہر کی نماز کے چار رکعت فرض سے قبل سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے کمرے میں ہی وضو کر کے اور پہلی سنتیں پڑھ کر مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے مگر پچھلی دو رکعت سنت عموماً مسجد ہی میں پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد تھوڑی دیر کے واسطے وہیں مسجد میں خدام کی ملاقات اور بات چیت کے واسطے بیٹھ جایا کرتے تھے۔

غرض مَیں چار رکعت سنت کی نیت کر کے ابھی کھڑا ہی ہوا تھا اور چند احباب اور بھی کمرے میں تھے کیونکہ مسجد مبارک میں کمی گنجائش کے سبب بعض احباب ساتھ کے کمروں میں نماز میں شامل ہو جاتے تھے۔ حضرت صاحبؑ نے مسجد جانے کے واسطے دروازہ کھولا۔ جب میرے پاس سے گذرنے لگے اور مجھے سنتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: نماز جمع ہوگی سُنتوں کی ضرورت نہیں۔ یہ فرما کر آگے کو بڑھے اور پھر پیچھے پھر کر دیکھا کہ میں نماز میں مشغول تھا تو پھر فرمایا: نماز جمع ہوگی سنتیں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ فرما کر مسجد کے اندر داخل ہوگئے اور میں نے کھڑے کھڑے سلام پھیر دیا اور سنتیں نہیں پڑھیں۔ جتنے آدمی کمرے میں موجود تھے۔ اُن سب پر اس بات کا خاص اثر ہوا کہ حضرت صاحبؑ نے نماز کے جمع ہونے کے وقت سنتوں کا پڑھا جانا پسند نہیں فرمایا۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 63، 64)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز فرمایا۔ وہ لوگ یقیناً بڑے خوش قسمت تھے جنہوں نے چودہ سو سال بعد پھر تازہ بہ تازہ وحی والہام کے نازل ہونے کا زمانہ پایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اس سے براہ راست فیض پایا۔ جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد اپنے آپ کو پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

ہمیں خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی طرح پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین بھی اس وقت حقیقی ہوگا جب اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر خوف کردگار بھی ہوتا ہے اور پھر کثرتِ اعجاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دلیلوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ معجزے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمانے کی ضرورت اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ پس ہمیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس حوالے سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے۔

جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد اسلامی حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں، اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں۔

مغربی ممالک پہلے انہی حکومتوں کی مدد کرتے رہتے ہیں پھر ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ لیبیا، شام، عراق وغیرہ کی حکومتوں کے خلاف ہو کر یا انہیں الٹا دیا یا الٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب ایک لمبے عرصے سے انصاف سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچدار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ نہ بڑی طاقتوں کو، نہ مسلمان حکومتوں کو اس طرف توجہ ہوگی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومت کے خلاف سب مل کے کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ بھی احتیاطی تدابیر کے لئے گزشتہ سالوں میں مَیں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04/دسمبر 2015ء بمطابق 04/فتح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز فرمایا۔ وہ لوگ یقیناً بڑے خوش قسمت تھے جنہوں نے چودہ سو سال بعد پھر تازہ بہ تازہ وحی والہام کے نازل ہونے کا زمانہ پایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اس سے براہ راست فیض پایا۔ جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ صحابہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے وعدوں کا سچا ہے کہ اس نے جب فرمایا کہ میں آخرین میں بھی ایسے لوگ پیدا کروں گا جو پہلوں سے ملنے والے ہوں گے تو وحی والہام کے تازہ بتازہ نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ دکھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے والوں کے ایمانوں کو مضبوط تر کر دیا۔ وہ ہر روز اس تلاش سے صبح کا آغاز کرتے تھے کہ پتا کریں کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا تازہ وحی والہام ہوا ہے۔ صحابہ کی اس کیفیت کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے متعلق یہ کیفیت تھی کہ احمدی دن چڑھتے ہی عاشقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگتے تھے کہ معلوم کریں کہ حضور کو رات کیا وحی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ادھر میں گھر سے نکلا اور مجھ سے پوچھنے لگے یا کوئی اور بچہ نکلا تو اس سے دریافت کرنے لگے کہ آج کی تازہ وحی کیا ہے؟ آپ کو کیا الہام ہوا ہے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور ہماری یہ حالت تھی کہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے جھٹ جا کر کاپی اٹھا کر دیکھی کہ دیکھیں کیا تازہ الہام ہوا ہے۔ یا پھر خود مسجد میں پہنچ کر آپ کے دہن مبارک سے سنا، آپ کے منہ سے سنا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد اول صفحہ 314-313)

پس یہ ذوق و شوق اس لئے تھا کہ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کریں، مضبوط کریں۔ اس کی برکات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کریں کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ کسی صحابی کی موجودگی میں الہام ہوتا اور وہ خوش قسمت بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کو سن رہا ہوتا۔ بعض دفعہ ایسی کیفیت بھی ہوتی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے سن رہا ہوتا۔ ایسے ہی ایک بزرگ کا ذکر کرتے ہوئے جن کی موجودگی میں الہام ہوا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب ایک نہایت ہی پرانے احمدی خاندان میں سے ہیں۔ ان کے والد سید فضل شاہ صاحب حضرت صاحب کے نہایت ہی مقرب صحابی تھے اور عام طور پر حضرت صاحب کی خدمت کیا کرتے تھے اور اکثر قادیان میں آتے جاتے تھے۔ سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر جو بعد میں شاید ایس ڈی او ہو گئے

تھے یہ سید فضل شاہ صاحب ان کے بھائی تھے۔ ان میں بھی بڑا اخلاص تھا اور وہ بھی حضرت صاحب کو بہت پیارے تھے۔ اور وہ بھی اپنے اخلاص کی وجہ سے اپنے بھائی یعنی سید فضل شاہ صاحب کو کہا کرتے تھے کہ کام کچھ نہ کرو قادیان جا کر بیٹھے رہو۔ حضرت صاحب سے ملاقات کیا کرو۔ مجھے کچھ ڈائریاں بھیج دیا کرو۔ کچھ دعاؤں کے لئے کہتے رہا کرو۔ جو تمہارے اخراجات ہیں، خرچے ہیں وہ میں بھیجا کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتے رہتے تھے محض اس وجہ سے کہ وہ قادیان میں حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی جس کے شروع میں اَلرُّحی آتا ہے اور جو خاص ایک رکوع کے برابر ہے وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی جبکہ حضرت صاحب کو درد گردہ کی شکایت تھی اور وہ یعنی سید فضل شاہ صاحب آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی اور وحی بھی اس طرز کی تھی کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر جاری ہو جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ہم چھوٹے بچے ہوتے تھے کہ ہم بے احتیاطی سے اس کمرے میں چلے گئے جس میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے اوپر چادر ڈالی ہوئی تھی اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم آپ کو دبا رہے تھے ان کو محسوس ہوتا تھا کہ وحی ہو رہی ہے (بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو لکھا ہوا ہے کہ آپ ان سے خود لکھواتے بھی رہے تھے۔) انہوں نے یعنی فضل شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ ہم باہر آ گئے۔ بعد میں پتا لگا کہ بڑی لمبی وحی تھی جو نازل ہوئی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 673)

یہ الہام جس کا حضرت مصلح موعود ذکر فرما رہے ہیں یہ اس واقعہ اور مقدمے کے بارے میں ہے جب مرزا امام الدین صاحب وغیرہ نے دیوار کھینچ کر راستے بند کر دیئے تھے۔ عدالت میں جو کاغذات پیش ہوئے ان کی رُو سے فیصلہ مخالفین کے حق میں ہوتا نظر آتا تھا بلکہ انہوں نے مشہور کر دیا تھا کہ جلد مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور آخر وقت میں ایک ایسا ثبوت کاغذات میں مل گیا جس سے اس زمین پر مرزا امام دین صاحب کے ساتھ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بھی قابض حصہ دار تھے۔ چنانچہ عدالت نے آپ علیہ السلام کے حق میں فیصلہ دیا اور دیوار گرانے کا حکم دیا۔ یہ وحی بھی بڑی شان اپنے اندر رکھتی ہے اس لئے مَیں اس کا ترجمہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔ تذکرہ میں اور حقیقۃ الوحی میں اس کا ذکر ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ:

"مجھے یاد ہے کہ اس وقت سید فضل شاہ صاحب لاہوری برادر سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر متعین بارہ مولہ کشمیر میرے پیر دبا رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ یہ سلسلہ الہام دیوار کے مقدمہ کی نسبت شروع ہوا۔ میں نے سید صاحب کو کہا کہ یہ دیوار کے مقدمہ کی نسبت الہام ہے۔ آپ جیسا جیسا یہ الہام ہوتا جائے لکھتے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے قلم دوات اور کاغذ لے لیا۔ پس ایسا ہوا کہ ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہو کر ایک ایک فقرہ وحی الٰہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا۔ اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کُل وحی الٰہی نازل ہو کر سید فضل شاہ صاحب لاہوری کی قلم سے لکھی گئی اور اس میں تفہیم ہوئی کہ یہ اس دیوار کے متعلق ہے جو امام الدین نے کھینچی ہے جس کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے اور یہ تفہیم ہوئی کہ انجام کار اس مقدمہ میں فتح ہوگی۔ چنانچہ میں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الٰہی سنا دی اور اس کے معنی اور شانِ نزول سے اطلاع دے دی اور اخبار الحکم میں چھپوا دیا اور سب کو کہہ دیا کہ اگرچہ مقدمہ اب خطرناک اور صورت نومیدی کی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دے گا جس میں ہماری فتح ہوگی کیونکہ وحی الٰہی کا خلاصہ مضمون یہی تھا۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 280-279)

یہ عربی میں وحی ہوئی۔ لمبی ہے۔ مَیں اس کا ترجمہ پڑھتا ہوں۔ یہ ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی کیا ہوا ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ:

"چکی پھرے گی اور قضا و قدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آجاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آجاتا ہے۔...... یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے۔...... کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا رب اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر چھوڑ دے۔...... وہ قادر تیرے ساتھ ہے۔ اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔...... وہی خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ کسی دوسرے پر توکّل کرے کہ گویا وہ اس کا معبود ہے۔ ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اس کی عمیق در عمیق شاخوں کو بجا لاتے ہیں اور کمال خوبی سے اس کا انجام دیتے ہیں سو انہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور ان پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ ہم نے احمد کو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) یعنی اس عاجز کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اس سے رُوگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذّاب ہے۔ دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے۔ یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس پر گواہیاں دیں تا اس کو گرفتار کرا دیں اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 281 تا 283)

پس یہ وحی بڑی شان سے پوری ہوئی اور مختلف جگہوں پہ آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے ایک سے زیادہ دفعہ بھی ہوئی ہو۔ پوشیدہ ظاہر ہوا اور آخری وقت میں فیصلہ ہوا اور جب بھی آپ پر مقدمات قائم کئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مخالفین کی خواہشیں ان کے اوپر الٹائی گئیں اور ان کے خلاف فیصلے ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں ابھی تک وہ آوازیں گونج رہی ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست سنیں۔ فرماتے ہیں مَیں چھوٹا تھا مگر میرا مشغلہ یہی تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور آپ کی باتیں سنتا۔ فرماتے ہیں ہم نے ان مجالس میں اس قدر مسائل سنے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے وہ شام کو مجلس میں آ کر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام باتیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 113)

پھر حقیقی ایمان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک ماں کو اس کے بچے کی خدمت کے لئے اگر صرف دلائل دیئے جائیں اور کہا جائے کہ اگر تم خدمت نہیں کرو گی تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو یہ دلائل اس پر ایک منٹ کے لئے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ ماں کو دلیلوں سے بچے کی خدمت پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ وہ اگر خدمت کرتی ہے تو صرف اس جذبہ محبت کے ماتحت جو اس کے دل میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایمان العجائز ہی انسان کو ٹھوکروں سے بچاتا ہے ورنہ وہ لوگ جو حیل و حجت سے کام لیتے ہیں اور قدم قدم پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں حکم کیوں دیا گیا ہے اور فلاں کام کرنے کو کیوں کہا گیا ہے وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور ان کا رہا سہا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن کامل الایمان شخص اپنے ایمان کی بنیاد مشاہدے پر رکھتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلائل کو سن تو لیتا ہے مگر ان کے اعتراضات کا اثر قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے منشی اروڑے خان صاحبؓ کی مثال دی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ان کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے (پہلے بھی ایک دفعہ مَیں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ دوبارہ کر دیتا ہوں۔) فرماتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر تم مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک دفعہ تقریر سن لو تو تمہیں پتا لگے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ وہ کہنے لگے میں نے ایک دفعہ ان کی تقریر سن لی (مولوی ثناء اللہ صاحب کی)۔ بعد میں لوگ مجھ سے پوچھنے لگے اب بتاؤ کیا اتنے دلائل کے بعد بھی مرزا صاحب کو سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے کہا میں نے تو مرزا صاحب کا منہ دیکھا ہوا ہے۔ ان کا منہ دیکھنے کے بعد اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو سال بھی میرے سامنے تقریر کرتے رہیں تب بھی ان کی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جھوٹے کا منہ ہے۔ بیشک مجھے ان کے اعتراضات کے جواب میں کوئی بات نہ آئے میں تو یہی کہوں گا کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ غرض حکمت کا معلوم ہونا ایک کامل مومن کے لئے ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ایمان عقل کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ مشاہدے کی بنا پر ہوتا ہے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 280-279)

منشی اروڑے خان صاحب کا یہ واقعہ ہے۔ اس حوالے سے بھی یہ سامنے لانا ضروری تھا کہ ہمیں خدا

تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے سے ہی ہوسکتا ہے اور اسی طرح پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین بھی اس وقت حقیقی ہوگا جب اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ وقت تقاضا کر رہا ہے۔ اس زمانے میں ایک مصلح آنا چاہئے تھا۔ مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا۔ دنیا کی حالت ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہے اس کے علاوہ کوئی دلیلوں کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس بگڑے ہوئے زمانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر خوف کردگار بھی ہوتا ہے اور پھر کثرتِ اعجاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دلیلوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ معجزے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمانے کی ضرورت اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔

پس ہمیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس حوالے سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے اور خدا کرے کہ زمانے کی ضرورت کا احساس دوسرے مسلمانوں کو بھی ہو جائے اور وہ بھی زمانے کے امام کو مانیں۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بعض نام ایسے ہیں جو عجیب سے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی کا نام اروڑا تھا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ اس زمانے میں رواج تھا کہ بعض لوگ جن کے بچے عام طور پر فوت ہو جاتے ہیں وہ بچے کو میلے کے ڈھیر پر گھسیٹتے تھے۔ گندی جگہ پر گھسیٹتے کہ شاید وہ اس طرح بچ جائے۔ ایک رسم یا ایک طریقہ رائج تھا یا خیال کیا جاتا تھا اور پھر اس کا نام اروڑا رکھ دیا جاتا تھا۔ ان منشی صاحب کا نام اسی طرح ان کے والدین نے اروڑا رکھا تھا مگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اروڑا نہ تھے۔ مَیلی جگہ پر رہنے والے نہیں تھے۔ ماں باپ نے ان کا یہ نام اس لئے رکھا تھا کہ شاید میلے کے ڈھیر پر پڑ کر ہی یہ بچہ زندہ رہے مگر اللہ تعالیٰ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں ڈال کر نہ صرف جسمانی موت سے بلکہ روحانی موت سے بھی بچانا چاہتا تھا۔ ماں باپ نے اسے گندگی کی نظر کرنا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے اس کے پاک دل کو دیکھا اور اسے اپنے لئے قبول کیا۔ چنانچہ اس نے انہیں ایمان نصیب کیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی بنے اور ایسے مخلص کہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایسے اخلاص کے بغیر نجات کی امید رکھنا فضول بات ہے۔ اس قسم کے مخلص تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان کے اخلاص پر تعریف فرما رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے اخلاص کا ثبوت ایسے رنگ میں پیش کیا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ لوگ محبت اور پیار کے خیمے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 886)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ منشی صاحب مرحوم شاید مجسٹریٹ یا سیشن جج کی پیشی میں تھے۔ اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔ مہینہ میں ایک بار ضرور قادیان آجاتے تھے اور چونکہ ایک چھٹی سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے جب تک ساتھ ہفتے کا کچھ وقت نہ ملے اس لئے جس دن ان کے قادیان آنے کا موقع ہوتا تو ان کا افسر دفتر والوں سے کہہ دیتا کہ آج جلدی کام ختم ہونا چاہئے کیونکہ منشی جی نے قادیان جانا ہے اگر وہ نہ جاسکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں برباد ہو جاؤں گا اور اس طرح ہمیشہ ان کو ٹھیک وقت پر فارغ کر دیتا۔ افسر گو ہندو تھا مگر آپ کی نیکی، تقویٰ اور قبولیت دعا کا اس پر ایسا اثر تھا کہ وہ آپ ہی آپ ان کے لئے قادیان آنے کا وقت نکال دیتا اور کہتا کہ اگر یہ قادیان نہ جاسکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں نہیں بچ سکوں گا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 887)

تو یہ ان بزرگوں کا غیروں پر بھی اثر تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ کو دیکھا ہوا تھا اور پھر اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا ایک تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انسان جیسا اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرتا ہے ویسا ہی وہ اس سے کرتا ہے۔ پس جس رنگ میں انسان اپنے دل کو اس کے لئے پگھلاتا ہے اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ دنیا اسے مارتی ہے، اسے گالیاں دیتی ہے، اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے مگر وہ ہر دفعہ دبائے جانے کے بعد گیند کی طرح پھر ابھرتا ہے۔ ایسے مومنوں کو ہر طرح کی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور یہی حقیقی جماعت ہوتی ہے جو ترقی کرتی ہے اور ایسا ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ پس اپنے دلوں کو ایسا ہی بناؤ اور ایسی محبت سلسلے کے لئے پیدا کرو پھر دیکھو تمہیں اللہ تعالیٰ کس طرح بڑھاتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو تو مانگنا بھی نہیں پڑتا۔ بعض وقت وہ ناز کے انداز میں کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ خود بخود ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہی میں نے یہ واقعہ بھی سنا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ تھے ایک دفعہ ان پر ایسی حالت آئی کہ وہ سخت مصیبت میں تھے۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر میرا رب مجھے نہیں دینا چاہتا تو میرا دعا کرنا گستاخی ہے۔ جب اس کی مرضی نہیں تو میں کیوں مانگوں۔ یہ ان کا مقام تھا۔ اس صورت میں مَیں تو یہی کہوں گا مجھے نہ ملے۔ اور اگر وہ دینا چاہتا ہے تو میرا مانگنا بے صبری ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مطلب نہیں کہ دعا کرتے ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی کامل مومنوں پر ایسی کیفیات آتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسی کیفیات آتی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم مانگیں گے نہیں۔ دعا کرنے کا تو خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوا ہے کہ مانگو لیکن بعض دفعہ ایسی کیفیت ہوتی ہے، بعض اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ناز و نخرے کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہماری ضرورت کو پورا کرے گا۔ مگر یہ مقام یونہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم یونہی بیٹھے رہو، اپنے قلوب میں محبت نہ پیدا کرو۔ نمازوں میں خشوع وخضوع پیدا نہ کرو۔ صدقہ وخیرات اور چندوں میں غفلت کرو۔ جھوٹ اور فریب سے کام لیتے رہو اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے وارث ہو جاؤ، یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 888-887)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ پہلے بھی سنایا ہے کہ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے۔ احمدی ہونے سے قبل وہ کٹر وہابی تھے اور اسی طرح سے کئی باتیں ظاہری آداب کی وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہابی بہت کٹر ہوتے ہیں بعض چیزوں کو وہ برداشت نہیں کرسکتے جو ظاہر کی چیزیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کے کھڑے ہو جاتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم احمدی تو ہو گئے تھے لیکن ان کا یہ خیال تھا کہ یہ کھڑے ہونا جائز نہیں ہے بلکہ شرک ہے اور اس بارے میں ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے کہ آج ہم میں ایسی باتیں موجود ہیں تو آئندہ کیا ہوگا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں وہ میرے استاد بھی تھے۔ کہتے ہیں جب میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو معاً کھڑے ہو گئے۔ (حضرت مصلح موعود کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔) تو میں نے انہیں کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ خیال تو میرا یہی ہے مگر کیا کروں رُکا نہیں جاتا۔ اس وقت بغیر خیال کے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ میں نے کہا بس یہی جواب ہے آپ کے تمام اعتراضات کا۔ جہاں بناوٹ سے کوئی کھڑا ہو تو یہ بیشک شرک ہے مگر جب آدمی بیتاب ہو کر کھڑا ہو جائے تو یہ شرک نہیں ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں تکلف اور بناوٹ شرک بنا دیتے ہیں۔ پس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ فرماتے تھے اپنے ایک بھائی کی وفات پر حضرت عائشہ نے بے اختیار چیخ ماردی اور منہ پر ہاتھ مار لیا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا بے اختیاری میں ایسا ہو گیا۔ میں نے جان کر نہیں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں قاضی صاحب کی یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے کہ بے اختیاری میں ہو گیا۔ بہرحال ان صحابہ کا بھی اپنا رنگ تھا۔ ہر ایک کا اخلاص اور محبت تھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 889)

اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے کیسے نشان دکھاتا ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ غالباً ہارون الرشید کے زمانے میں ایک بزرگ جو اہل بیت میں سے تھے اور جن کا نام موسیٰ رضا تھا اس بہانے سے قید کر دیئے گئے کہ ان کی وجہ سے فتنے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک سپاہی ان کے پاس قید خانے میں رہائی کا حکم لے کر پہنچا۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ اس طرح میری رہائی کا فوری حکم کس طرح ہو گیا۔ وہ بادشاہ سے ملے تو اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح یکا یک رہا کر دیا۔ اس نے کہا کہ وجہ یہ ہوئی کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آکر مجھے جگایا ہے۔ خواب میں ہی میری آنکھ کھل گئی تو پوچھا آپ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید یہ کیا بات ہے کہ تم آرام سے سو رہے ہو اور ہمارا بیٹا قید خانے میں ہے۔ یہ سن کر مجھ پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسی وقت رہائی کے احکام بھجوائے۔ ان بزرگ نے کہا کہ اس روز مجھے بھی قید خانے میں بڑا کرب تھا۔ اس سے پہلے مجھے بھی کبھی رہائی کی خواہش پیدا نہ ہوئی تھی لیکن اس دن بڑی بے چینی تھی کہ رہائی ہو جائے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 891-890)

حضرت مصلح موعود اس کے بعد پھر دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق کا، منشی اروڑا صاحب مرحوم کا، حوالہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق میں سے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ وہ کوشش کرتے کہ ہر جمعہ یا اتوار کو وہ قادیان پہنچ جایا کریں۔ چنانچہ جب انہیں چھٹی ملتی یہاں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

آجایا کرتے تھے اور مہینے میں ایک دفعہ آنے کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور پھر جب آتے تھے تو اپنے سفر کا ایک حصہ پیدل طے کرتے تھے تا کہ کچھ رقم بچ جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرسکیں۔ ان کی تنخواہ اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ غالباً پندرہ بیس روپے تھی اور اس میں سے وہ نہ صرف گزارہ کرتے بلکہ سفر خرچ بھی نکالتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں میں نے ان کو ہمیشہ ایک ہی کوٹ میں دیکھا ہے، دوسرا کوٹ پہنتے ہوئے مَیں نے ان کو ساری عمر نہیں دیکھا۔ انہوں نے تہہ بند باندھا ہوا ہوتا تھا اور معمولی سا کرتہ ہوتا تھا۔ ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرتے رہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کردیں۔ رفتہ رفتہ وہ اپنی دیانت کی وجہ سے ترقی کرتے گئے اور تحصیلدار بھی ہو گئے۔

پھر ان کا جو مشہور واقعہ ہے حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک دن آئے۔ مجھے باہر بلایا اور بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کہا مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا وجہ ہے۔ پھر انہوں نے تین یا چار سونے کے اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دینا چاہتا تھا لیکن توفیق نہیں ملی اور اب جبکہ مجھے توفیق ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں نہیں اور اس پر پھر بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے عشق۔ اگر دنیا کی یہ نعمتیں کوئی نعمتیں ہیں اور اگر واقعہ میں ہمیں ان سے کوئی حقیقی آرام پہنچ سکتا ہے تو ایک مومن کا دل ان کو استعمال کرتے وقت ضرور دکھتا ہے کہ اگر یہ نعمتیں ہیں تو اس قابل تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 168-167)

حضرت عائشہؓ کا ایک واقعہ بھی آتا ہے کہ جب آپ کو نرم آٹے کی روٹی ملی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ نہیں ملتا تھا اور آپ موٹے پسے ہوئے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 166-165)

حضرت مصلح موعود اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے عشق کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد کہ اگر یہ نعمتیں کسی قابل تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں اور پھر آپ کے بعد آپ کے ظل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتیں۔ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں مجھے شکار کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ ایک ہوائی بندوق (airgun) میرے پاس تھی جس سے مَیں شکار مار کر گھر لایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ کھانا کم کھایا کرتے تھے اور آپ کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا تھا اور میں نے خود آپ سے یا کسی اور طبیب سے سنا ہوا تھا کہ شکار کا گوشت دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہوتا ہے اس لئے میں ہمیشہ شکار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس زمانے میں مَیں نے خود کبھی شکار کا گوشت اپنے لئے پکوایا ہو۔ ہمیشہ یہ شکار مار کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا کرتا تھا۔ تو جب انسان کو اپنے محبوب سے محبت کامل ہوتی ہے تو پھر یا تو وہ کسی چیز کو راحت ہی نہیں سمجھتا اور یا اگر راحت سمجھتا ہے تو کہتا ہے یہ اس محبوب کا حق ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم کے بڑے بڑے معارف اپنے فضل سے کھولے ہیں مگر بیسیوں مواقع مجھ پر ایسے آئے جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نکتہ مجھ پر کھولا گیا تو میرے دل میں اس وقت بڑی تمنا اور آرزو پیدا ہوئی کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں یہ نکتہ مجھ پر کھلتا تو میں ان کے سامنے پیش کرتا اور مجھے ان کی خوشنودی حاصل ہوتی۔ فرماتے ہیں اصل مقام تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ہے حضرت خلیفہ اول کا خیال مجھے اس لئے آیا کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے قرآن شریف پڑھایا اور انہیں مجھ سے بے حد محبت تھی اور ان کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ میں قرآن پر غور کروں اور اس کے مطالب نکالوں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دنیاوی چیزیں نہیں بلکہ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے لئے حقیقی راحت کا سامان بہم پہنچا سکتی ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 169-168)

یہ تو قصہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق کا۔ ایسے لوگوں کا جو قادیان جاتے تھے اور ہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی کہ وہیں بیٹھے رہیں جیسا کہ فضل شاہ صاحب کا بھی قصہ سنایا اور منشی اروڑے خان صاحب کا بھی۔ ایک طرف تو وہ لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ کو دیکھتے تھے اور اس کوشش میں ہوتے تھے قادیان پہنچیں۔ قادیان آنے کے لئے بے چین ہوتے تھے اور آپ کے لئے پھر قربانیاں بھی دیتے تھے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں بیچارے جن پر قادیان کا نیک ماحول مصیبت بن جاتا تھا۔ دنیاوی لذات ان پر اتنی غالب ہوتی تھیں کہ وہ نیک ماحول سے جان چھڑا کر بھاگتے تھے۔ ایسے ہی ایک شخص کا واقعہ بھی حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ قادیان ایک شخص آیا اور ایک دن ٹھہر کر چلا گیا۔ جنہوں نے اسے قادیان بھیجا تھا انہوں نے اس خیال سے بھیجا تھا کہ یہ قادیان جائے گا اور وہاں کچھ دن ٹھہر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنے گا وہاں کے حالات دیکھے گا تو اس پر احمدیت کا کچھ اثر ہو گا۔ مگر جب وہ صرف ایک دن ہی ٹھہر کر واپس چلا گیا تو ان بھیجنے والوں نے اس سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیوں آ گئے۔ تو وہ کہنے لگا توبہ کرو جی وہ بھی کوئی شریفوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید کسی احمدی کے نمونے کا اچھا اثر نہیں ہوا جس سے اس کو ٹھوکر لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہوئی ہے جو تم اتنی جلدی چلے آئے۔ فرماتے ہیں کہ ان دنوں قادیان اور بٹالہ کے درمیان یکّے چلا کرتے تھے۔ (ٹانگے چلا کرتے تھے۔) اس نے کہا میں صبح کے وقت قادیان پہنچا۔ مہمان خانے میں مجھے ٹھہرایا گیا۔ میری تواضع اور آؤ بھگت کی گئی۔ ہم نے کہا سندھ سے آئے ہیں راستہ میں تو کہیں حقہ پینے کا موقع نہیں ملا اب اطمینان سے بیٹھ کر حقہ پئیں گے اور آرام کریں گے۔ ابھی ذرا حقہ آنے میں دیر تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ بڑے مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول (ان کو بڑے مولوی صاحب کہا جاتا تھا) اب حدیث کا درس دینے لگے ہیں پہلے درس سن لیں بعد میں حقہ پئیں۔ ہم نے کہا چلو اب قادیان آئے ہیں تو حدیث شریف کا درس بھی سن لیں۔ حدیث کا درس سن کر آئے تو ایک شخص نے کہا کھانا بالکل تیار ہے پہلے کھانا کھا لیں۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ ٹھیک بات ہے کھانے سے فارغ ہو کر پھر اطمینان سے حقہ پئیں گے۔ ابھی کھانا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ کسی نے کہا کہ ظہر کی اذان ہو چکی ہے۔ ہم نے کہا اب آئے ہیں تو چلو قادیان میں نماز ہی پڑھ لیتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ چکے تو مرزا صاحب بیٹھ گئے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھ گئے اور باتیں ہونا شروع ہو گئیں۔ ہم نے کہا کہ چلو مرزا صاحب کی گفتگو بھی سن لیں کہ کیا فرماتے ہیں پھر چل کر حقہ پئیں گے۔ (حقہ دماغ سے نہیں نکلا) وہاں سے باتیں سن کر آئے اور آ کر پیشاب پاخانے سے فارغ ہو کر بیٹھے اور حقہ سلگایا کہ اب تو سب طرف سے فارغ ہیں اب تسلی سے حقہ پیتے ہیں لیکن ابھی دو کش بھی حقہ کے نہ لگائے تھے کہ کسی نے کہا کہ عصر کی اذان ہو چکی ہے نماز پڑھ لو۔ حقہ کو اس طرح چھوڑ کر ہم عصر کی نماز پر چلے گئے۔ عصر کی نماز پڑھی تو خیال تھا کہ اب تو شام تک حقہ کے لئے آزادی ہو گی۔ کسی نے کہا کہ بڑے مولوی صاحب مسجد اقصیٰ میں چلے گئے ہیں اور وہاں قرآن کریم کا درس ہو گا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اب شام تک حقہ پینے کا موقع ملے گا پر خیر اب آئے ہیں تو قرآن کریم کا درس بھی سن لیتے ہیں۔ بڑی مسجد میں گئے درس سنا اور سن کر واپس آئے تو مغرب کی اذان ہو گئی اور حقہ اسی طرح دھرا رہا۔ پھر ہم مغرب کی نماز کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر پھر مرزا صاحب بیٹھ گئے اور ہم پھر مجبوراً بیٹھ گئے۔ ہم نے کہا چلیں مرزا صاحب کی باتیں سن لیں۔ آخر وہاں سے آئے سوچا کہ اب شاید حقہ پینے کا موقع ملے لیکن کھانا آ گیا اور کہنے لگے کھانا کھا لو پھر حقہ پینا۔ شام کا کھانا بھی کھا لیا اور خیال کیا کہ اب تسلی سے حقہ کے لئے بیٹھیں گے کہ عشاء کی اذان ہو گئی۔ لوگ کہنے لگے نماز پڑھ لو۔ خیر عشاء کی نماز کے لئے بھی چلے گئے۔ نماز پڑھ کر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ اب تو اور کوئی کام نہیں رہا اب پوری فرصت ہے اور حقہ پیتے ہیں۔ لیکن ابھی حقہ سلگایا ہی تھا کہ پتا لگا کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو عشاء کے بعد بڑے مولوی صاحب کچھ وعظ و نصیحت بھی کیا کرتے ہیں۔ اب بڑے مولوی صاحب وعظ کرنے لگ گئے۔ وہ ابھی وعظ و نصیحت کر ہی رہے تھے کہ سفر کی کوفت اور تکان کی وجہ سے ہم کو بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی پھر پتا ہی نہیں تھا کہ ہم کہاں ہیں اور ہمارا حقہ کہاں ہے۔ صبح جب اٹھا تو میں اپنا بستر اٹھا کر وہاں سے بھاگا کہ قادیان میں شریف انسان کے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 498-497)

تو یہ حال تھا شرفاء کا۔ اب اسی وجہ سے کہ ایک نشے کی عادت تھی دین کا علم سیکھنے سے محروم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیض پانے سے محروم رہے۔ سب نشہ کرنے والوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے۔

اب میں دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اس کے بارے میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد اسلامی حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں، اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں۔ ان حملوں سے اللہ تعالیٰ معصوموں اور عوام الناس کو محفوظ رکھے۔ وہاں شام وغیرہ میں رہنے والے اکثر تو ایک چکی میں پس رہے ہیں۔ نہ اِدھر کا راستہ ہے نہ اُدھر کا راستہ ہے۔ پھر ہمسایہ مسلمان ممالک بھی اس فتنہ کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خود ہمسایہ ممالک مل کر وہاں کی حکومتوں کی مدد کر کے اس فتنے کو ختم کرتے۔ اس کو بڑھنے دیا گیا یہاں تک کہ یہ شر تمام دنیا میں پھیل گیا۔ اور ابھی بھی یہ کہا جاتا ہے کہ بعض ممالک جو ہمسایہ اسلامی ممالک ہیں اس نام نہاد اسلامی حکومت سے تجارت بھی کر رہے ہیں اور ان کا تیل وغیرہ بھی خرید رہے ہیں۔ روس ترکی پر اس کا الزام لگا رہا ہے گو ترکی اس کو ردّ کرتا ہے اور روس پر الٹا الزام لگاتا ہے۔ لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ ہو تو رہا ہے۔ یہ تجارت چل رہی ہے۔ اس کے بارے میں مَیں کئی سال سے کہہ رہا ہوں۔ ان ہوائی حملوں میں مغربی دنیا کے ساتھ روس بھی شامل ہے۔ گو کہ مغربی دنیا سے اختلاف ہے۔

روس جو ہے وہ سیریا میں جو بشّار الاسد کی حکومت ہے ان کی طرفداری کر رہا ہے۔ باقی دنیا اس کے خلاف ہے۔ لیکن اس وقت بہرحال داعش کے ٹارگٹ جو ہیں وہ دونوں کے مشترکہ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان کے اختلافات بھی موجود ہیں۔ اگر سنجیدہ حالات ہوتے ہیں تو چین روس کی حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ سیریا کی حکومت کہتی ہے کہ یورپ کے ہوائی حملوں کا اس وقت تک فائدہ نہیں جب تک ہم سے مل کر نہیں کرتے۔ پھر روس کا جو جہاز ترکی نے گرایا اس کے بعد کے اثرات سے دشمنیوں کے اظہار اور اعلانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی سنا ہے کہ اس نام نہاد اسلامی حکومت نے اپنا یہ بھی ایک پلان بنایا ہے کہ اگر عراق، شام کے علاقے کو چھوڑنا پڑا تو لیبیا میں پھر اپنے اڈے قائم کریں گے، وہاں حکومت قائم کریں گے۔ اور پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ لوگ اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی بعید نہیں کہ ہوائی حملے بعد میں پھر وہاں لیبیا میں شروع ہو جائیں۔ پھر عوام مریں گے۔ مغربی ممالک پہلے انہی حکومتوں کی مدد کرتے رہتے ہیں پھر ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ لیبیا، شام، عراق وغیرہ کی حکومتوں کے خلاف ہو کر یا انہیں الٹا دیا یا الٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب ایک لمبے عرصے سے انصاف سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ چھوٹے پیمانے پہ جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ اب یہاں کے بہت سے تجزیہ نگار اس بات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں، لکھنے بھی لگ گئے ہیں کہ جنگ عظیم شروع ہے۔ اس بات کی طرف مَیں تو گزشتہ کئی سال سے توجہ دلا رہا ہوں گو اب یہ لوگ خود بھی ایسی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔ نہ بڑی طاقتوں کو نہ مسلمان حکومتوں کو اس طرف توجہ ہو گی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومت کے خلاف سب مل کے کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے کیونکہ روس اور دوسری مغربی طاقتوں کی آپس میں رنجشیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور پھر عوام ہی زیادہ تر مریں گے۔ گزشتہ جنگوں میں بھی ہم نے یہی دیکھا۔ عوام ہی مرتے ہیں۔ معصوم لوگ مرتے ہیں۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ احتیاطی تدابیر کے لئے بھی مَیں نے گزشتہ سالوں میں جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض باتوں کی طرف میں نے مختصراً اشارہ کر دیا ہے۔ پھر مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں۔

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ دورۂ جاپان از صفحہ نمبر 2

یہ انٹرویو پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق بیرونی ممالک سے آنے والے احباب کی ملاقاتیں ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں دبئی، شارجہ، انڈونیشیا، آسٹریلیا، کوریا اور امریکہ سے آنے والے مہمان شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دس بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

نماز جمعہ کے موقع پر شامل مہمانوں کے تأثرات

آج مسجد کے افتتاح کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی تقریب اور نماز جمعہ کے موقع پر شنٹوازم، بدھسٹ اور عیسائی راہنماؤں کے علاوہ ممبران پارلیمنٹ اور دیگر جاپانی مہمان شامل ہوئے۔ ان جاپانی مہمانوں کی تعداد 49 تھی۔ ان کے علاوہ ترکی اور سری لنکا سے تعلق رکھنے والے بارہ غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ ان میں سے بعض مہمانوں نے اس تقریب کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا بھی اظہار کیا۔

☆ **Osamu Sekiguchi صاحب جو 'چرچ آف Jesus Christ' کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** جماعت احمدیہ جاپان کو مسجد کی مبارکباد۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرے گی۔

☆ **Taijun Sato صاحب جو کہ Soto Zen Temple کے resident پریسٹ ہیں انہوں نے کہا:** ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہو گا۔ لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارہ میں تاثر تبدیل ہو گیا۔

☆ **Nagakute سٹی کے ممبر پارلیمنٹ Yamazaki Akihisa صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ہم اپنے علاقہ میں مسجد کی تعمیر کو خوش آمد کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے موقف کے مطابق یہ مسجد انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمت خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

☆ **Ishinomaki سٹی کے ممبر پارلیمنٹ Shouji Yoshiaki صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** مَیں ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہوا ہوں۔ ایک خوبصورت مسجد دیکھتے ہی ساری تھکان دور ہو گئی۔

موصوف نے کہا: جماعت احمدیہ جاپان نے زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے، امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔

☆ **Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Minesaki Hiroko صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

....

پریس و میڈیا میں کوریج

آج مسجد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر درج ذیل پانچ ٹی وی چینلز کوریج کیلئے آئے ہوئے تھے۔

Chukyo TV، Tokai TV، TBS TV، Nagoya TV اور TV Aichi۔ ان کوریج کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

☆ **Chukyo TV: اس کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس چینل نے جمعہ کی شام اپنے پرائم ٹائم میں 6 سے 7 منٹ کی خبر دیتے ہوئے بتایا کہ:**

جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج ہوا

لندن سے تشریف لائے ہوئے جماعت احمدیہ کے امام نے دہشت گرد تنظیموں کے اسلام سے بے تعلق ہونے اور ان کے عمل کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جہاں مسلمانوں کی عبادت کی جگہ ہے وہاں ہر ایک کے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے پیرس حملوں کی بھرپور مذمت کی۔ اس چینل نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو بھی لیا تھا۔ بعدازاں حضور کے انٹرویو میں سے چنیدہ حصے نشر کئے گئے۔

☆ **Tokai TV: اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس چینل نے دن میں چار پانچ مرتبہ خبر نشر کی کہ:**

جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا آج تسوشیما شہر میں افتتاح ہوا۔ افتتاح پیرس میں حملوں کے بعد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام اس وقت مرکز انگلینڈ سے یہاں اس تقریب کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

افتتاح کی خبر کے دوران حضورِ انور کے خطبہ جمعہ اور افتتاح کرنے کے مناظر مسلسل دکھائے جاتے رہے۔

☆ **TBSTV: اس ٹی وی چینل کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ اس چینل نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا:**

پیرس حملوں کو ابھی ایک ہفتہ ہوا ہے اور جاپان میں سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج عمل میں آیا ہے۔ یہ مسجد ایک جماعت نے بنائی ہے جس کے دنیا بھر میں کروڑوں ممبرز ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے پیرس میں ہونے والے حملوں کو غیر اسلامی اور غیر انسانی قرار دیا ہے۔

خبر کے دوران مسجد کے مناظر دکھائے گئے اور حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ یہ خبر دن میں تین مرتبہ نشر کی گئی۔

☆ **Nagoya TV: اس چینل کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس ٹی وی چینل نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا؛**

تسوشیما میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ حاضرین کا کہنا تھا کہ جہاں ان کے دل اس بات پر خوش ہیں کہ یہ مسجد بنی ہے وہیں وہ اس بات پر رنجیدہ بھی ہیں کہ پیرس میں ناحق خون بہایا گیا۔ اس تقریب میں دنیا کے امن وامان کے لئے دعا بھی کی گئی۔

خبر کے دوران مسجد کے مناظر مسلسل دکھائے جاتے رہے۔ یہ خبر 2 مرتبہ نشر کی گئی۔

☆ **TV Aichi: اس چینل کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ 15 لاکھ سے زائد ہے۔ اس چینل پر درج ذیل مضمون پر مشتمل خبر نشر کی گئی؛**

پیرس حملوں کے بعد جبکہ اسلام کے بارہ میں منفی تاثر دوبارہ پختہ ہو گیا ہے تسوشیما میں ایک مسجد کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے بنائی ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ خلیفۃ المسیح نے پیرس حملوں کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسجد ایسے تمام عناصر کی مذمت کرتی ہے۔ یہ مسجد امن وامان کا ذریعہ ہو گی جو چاہے اس مسجد میں آسکتا ہے۔

خبر کے دوران مسجد کے مناظر اور دیگر احباب کے تاثرات دکھائے گئے۔ خطبہ جمعہ کے بعض مناظر بھی نشر کئے گئے۔ یہ خبر دوپہر اور شام کی خبروں میں نشر کی گئی۔

....

صرف ان ٹی وی چینلز کی کوریج کے ذریعہ ایک کروڑ تیس لاکھ افراد تک حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے الفاظ میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا ہے، جبکہ جماعت احمدیہ جاپان کی 80 سالہ تاریخ میں ایسا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔

....

21/نومبر 2015ء بروز ہفتہ

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے ''مسجد بیت الاحد'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا اور حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر 45 منٹ پر اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا ایک بجے ''بیت الاحد'' تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید وددو جنود صاحب مبلغ میلبورن آسٹریلیا کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ صبا یورالہ بٹ صاحبہ بنت مکرم ظہور الرسول بٹ صاحب ساکن ایڈیلیڈ آسٹریلیا کا عزیزم سید جنود وددو صاحب ابن مکرم سید

محبوب جنود صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔ ودود جنود ہمارے مربی سلسلہ ہیں اور کینیڈا جامعہ سے پاس ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اس مسجد کا پہلا نکاح ہے لیکن صرف اس کی یہ تاریخی حیثیت نہ یاد رکھیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ ایک مربی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جماعت کی تربیت کی بھی اور پھر دنیا کو پیغام پہنچانے کی بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح کے موقع پر بار باران آیات میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سچائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آئندہ کی زندگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس میں اپنی زندگی بھی شامل ہے، اپنے بچوں کی تربیت بھی شامل ہے اور مرنے کے بعد کی زندگی بھی شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس لحاظ سے ہمیشہ ایک مربی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی ذمہ داریاں عام آدمی سے بہت بڑھ کر ہیں۔ ہر مسلمان جو نکاح کرتا ہے اس کو ان باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن وہ شخص جس کے سپرد جماعت کی تربیت کا بھی کام ہو، جس کے سپرد پیغام پہنچانے کا بھی کام ہو اس کو بہت بڑھ کر ان باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمیشہ سچائی پر قائم رہیں اور سچائی کی جو باریکی ہے اس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہمیشہ قول سدید سے کام لیں۔ ذرا بھی بات میں ہیچ پیچ نہ ہو۔ نہ اپنی عملی زندگی میں، نہ اپنے کاموں میں اور نہ اپنے گھریلو معاملات میں۔ اور اسی سے پھر میاں بیوی کا اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ یہ تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر جو عائلی زندگی ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ شادی خوشی کا موقع ہے۔ پھر خوشی کے موقع پر صرف خوشی منا لینا کافی نہیں ہے، یا اس بات پر خوش ہو جانا کافی نہیں ہے کہ میری شادی ہوگئی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور اس کے لئے اپنے ہر روز کے اعمال پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ میرے اعمال کیا ہیں؟ کیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کر رہا ہوں؟ جو میری ذمہ داریاں ہیں وہ ادا کر رہا ہوں؟ اور ان ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کر رہا ہوں؟ اسی طرح جب میرے بچے پیدا ہوں گے، ان کی بھی میں نے تربیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے کہ اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھو اور پھر اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی نظر رکھو۔ لیکن ایک مربی کا اس سے بڑھ کر کام ہے۔ نہ صرف اپنی حالت کی طرف نظر رکھنی ہے، بچوں کی تربیت کی طرف نظر رکھنی ہے بلکہ افرادِ جماعت کی طرف بھی نظر رکھنی ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک صحیح معنوں میں انسان اپنی ہر بات کا جائزہ نہ لیتا رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات جس سے کسی بھی قسم کا تربیتی سقم ظاہر ہوتا ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ آئندہ آنے والی زندگی میں انسان سرخرو ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح بیوی کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کے رحمی رشتوں کا حق ادا کرنا ہے۔ آپس کے تعلقات کو محبت اور پیار سے بڑھانا ہے۔ تو ایک انسان کی بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع پر ان آیات کو پڑھنے کے بعد توجہ دلائی ہے۔ پس ان باتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اسی طرح لڑکی کو بھی جو ایک مربی کے ساتھ بیاہی جا رہی ہو اس کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ایک مربی سے بیاہنے جا رہی ہے۔ اور مربی کا کام چوبیس گھنٹے کا کام ہے۔ وہ واقفِ زندگی ہے۔ اور پھر یہی نہیں کہ وہ آسٹریلیا میں یا کسی بڑے ملک میں بھیجا جائے گا بلکہ دنیا میں وہ کسی بھی جگہ بھیجا جا سکتا ہے اور اس کے لئے مربی کی بیوی کو ہمیشہ تیار رہنا چاہئے اور اپنے آپ کو اسی طرح وقف سمجھنا چاہئے جس طرح مربی واقفِ زندگی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر دونوں یہ باتیں اپنے سامنے رکھیں اور اسی طرح دونوں خاندان اپنے سامنے رکھیں تو رشتے بھی نبھتے ہیں۔ ایک عمومی ہدایت تو ہر ایک کے لئے ہے۔ تمام رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے، احسن رنگ میں چلانے کے لئے، اعتماد قائم کرنے کے لئے، پیار و محبت کی زندگی گزارنے

کے لئے، ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا ادب و احترام کرنے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور یہ دونوں میاں بیوی پیار اور محبت کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے والے ہوں اور اپنے وقف کی روح کو سمجھنے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم سید جنود ودود صاحب ابن مکرم سید محبوب جنود صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزہ صبا یورالہ بٹ صاحبہ بنت مکرم ظہور رسول بٹ صاحب ساکن ایڈیلیڈ آسٹریلیا کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....

پروگرام کے مطابق چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل سے روانہ ہو کر چار بج کر 40 منٹ پر ''مسجد بیت الاحد'' تشریف آوری ہوئی۔

....

یونیورسٹیز کے پروفیسرز، ہائی سکول ٹیچر اور طلباء کی حضور انور سے ملاقات اور سوال و جواب

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ دو یونیورسٹیز کے چھ پروفیسرز، ایک ہائی سکول ٹیچر اور یونیورسٹی کے دس طلباء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ تمام پروفیسرز، ریسرچ سکالرز اور اسلامی علوم کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف سوالات کئے۔

پروفیسرز صاحبان نے عرض کیا کہ ہم یہاں مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں اور بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ نے "Aichi Prefecture" کے علاقہ میں اپنی مسجد تعمیر کی ہے۔ اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی کیا خصوصیت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم کافی دیر سے مسجد کے لئے زمین کی تلاش میں تھے۔ ہم ناگویا شہر میں جگہ تلاش کر رہے تھے تو ہمیں خوش قسمتی سے یہ جگہ مل گئی اور ہم نے خرید لی۔ ہمارا کوئی ایسا سپیشل ایجنڈا نہیں تھا کہ ہم نے اِس مخصوص علاقہ میں ہی جگہ خریدنی ہے۔

❁ **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اسلام کی تعلیمات بھلا دی جائیں گی اور ان پر عمل نہیں ہوگا۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کیلئے مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے مطابق جس مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ نے اسلام کے احیائے نَو کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح اور مہدیؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ہی آگے بڑھانا تھا۔ چنانچہ بانی جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھایا۔ آپؑ نے لوگوں کو اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ قرآن کریم کی تعلیمات کی اشاعت کی اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والی جو غلط تعلیمات رائج ہوگئی تھیں ان کی اصلاح کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان سے ہوا۔ پہلے جماعت ہندوستان میں پھیلی۔ پھر وہاں سے دنیا کے دوسرے ممالک اور برّاعظموں میں پہنچی۔ 1913ء میں برطانیہ میں جماعت قائم ہوئی۔ 1921ء میں افریقہ میں قیام ہوا۔ یہاں جاپان میں 1935ء میں ہمارے پہلے مبلغ آئے۔ امریکہ میں 21-1920ء میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ ابھی اس سال ماریشس میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہوئے ہیں۔ وہ اپنے سو سال کی جوبلی منا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح ہم شروع سے ہی انٹرنیشنل سطح پر کام کر رہے ہیں اور اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے مشنز اور سینٹرز قائم ہیں۔

❁ **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہمارا کام مشنری ورک ہے۔ ہم تبلیغ کرتے ہیں اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کی عزّت کرو، احترام سے پیش آؤ، بنی نوع انسان کی خدمت کرو، مدد کرو اور دوسروں کے حقوق ادا کرو، ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم ہر جگہ پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم تعداد میں بڑھ رہے ہیں۔ ہم افریقہ میں بھی کام کر رہے ہیں۔ افریقہ کے غریب علاقوں میں ہم نے ہسپتال قائم کئے ہیں اور سکول بھی کھولے ہیں جہاں ہم بلاتمیز مذہب و ملّت طلباء کو تعلیم دیتے ہیں اور غریب بچوں کو مفت تعلیم دیتے ہیں۔ میڈیکل اور تعلیم کی سہولتوں کے علاوہ رفاہ عامہ کے اَور کام بھی جاری ہیں۔ اب ہم وہاں پینے کا صاف پانی بھی مہیّا کر رہے ہیں اور بعض دوسری ضرورتیں بھی پوری کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم دو قسم کے کام کر رہے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور خدا کے حقوق ادا کریں۔ دوسرے یہ کہ ہر انسان، دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ہر شخص دوسرے سے محبّت و پیار سے پیش آئے۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے اور ہم عملی طور پر خدمتِ انسانیت کے کام کر رہے ہیں۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس بارہ میں حضور کیا فرماتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ حملہ کرنے والے ظالم لوگ ہیں۔ اسلام اس قسم کی بربریّت کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بلاوجہ کسی کو قتل کرنا، کسی کی جان لینا ایسا ہی ہے جیسے تمام انسانوں کی جان لینا ہے۔ اسلام کے نام پر جو یہ حملے ہو رہے ہیں اور جو یہ قتل و غارت ہو رہا ہے۔ یہ ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔ اب باماکو (Bamako) مالی میں بھی ایسا ہی دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے۔

❁ **ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ پانچ نمازیں ایک دن میں ادا کرتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلمان ہیں، ہم ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے مسجد تعمیر کی ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مکّہ حج کی عبادت بجالانے کے لئے جاتے ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں اس لئے حج کے لئے نہیں جا سکتے۔ لیکن ہم میں سے جس کو موقع ملتا ہے وہ جاتا ہے اور حج کرتا ہے۔ ہمارے پہلے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ دوسرے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ بہت سے احمدی لوگ حج کرتے ہیں۔ مجھے موقع نہیں ملا۔ جب بھی ملے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ حج کے لئے جاؤں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جو پانچ نمازیں پڑھتے ہیں ان کے اوقات اس طرح ہیں کہ ایک نماز صبح طلوع

آفتاب سے کچھ وقت پہلے ہوتی ہے۔ دوسری دوپہر کو ہوتی ہے۔ ایک دوپہر گزر جانے کے کچھ وقت بعد ہوتی ہے۔ ایک غروب آفتاب کے بعد ہوتی ہے اور جو پانچویں نماز ہے وہ غروب آفتاب کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد رات کو ہوتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔

❁ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا مسلمان سؤر نہیں کھاتے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے سؤر کو حرام قرار دیا ہے اور سؤر کھانے سے منع کیا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپ بھوک کی وجہ سے مَر رہے ہیں اور آپ کے پاس کھانے کے لئے اَور کچھ نہیں ہے تو ایسی صورتحال میں زندگی بچانے کے لئے سؤر کا گوشت ایک حَد تک کھا سکتے ہو کہ زندگی بچ جائے۔ اسلامی تعلیم اتنی سخت نہیں ہے۔

یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ سے یہ ملاقات پانچ بجے تک جاری رہی۔

کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر اور ایک خاتون پروفیسر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق کمیونسٹ پارٹی لیڈر Mr. Yoshiaki Shouji اور ان کی اہلیہ Ruoko Shouji (یہ دونوں ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے آئے تھے) اور ایک خاتون پروفیسر Hiroko Minesaki (جوکہ احمدیت کے بارہ میں تین مقالہ جات لکھ چکی ہیں) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ہمارے فنکشن میں شرکت کے لئے تشریف لائے، آپ کے آنے کا شکریہ۔

موصوف Yoshiaki صاحب نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کا بہت مشکور ہوں۔ 2011ء میں جماعت نے، ہیومینیٹی فرسٹ نے زلزلہ اور سونامی میں ہماری بہت مدد کی تھی۔ مَیں خاص طور پر حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنا اور ان کی تکالیف دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ بات ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ بھی خدمت کریں گے اور ہم ایسی خدمات ہر جگہ کرتے ہیں، ہر ملک میں کرتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم آپ لوگوں کی طرف سے، جماعت احمدیہ کی طرف سے محبت اور پیار کا سلوک محسوس کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ جب انسان کسی مشکل میں پڑتا ہے تو اس کا ایک دوسرے پر اعتماد کرنے کا مادہ کم ہوجاتا ہے لیکن ہم سب لوگوں نے احمدیوں پر ٹرسٹ (Trust) کیا ہے، آپ نے بہت مشکل حالات میں ہماری مدد کی ہے۔ جب انسان کو کسی کے ساتھ بُرا تجربہ ہو تو وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دوبارہ ایسا نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے۔ جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے کہ آپ اس جماعت کی طرف سے ہمیشہ اچھا تجربہ ہی دیکھیں گے۔ ہم ہر وقت، ہر کسی کے کام آنے والے ہیں۔ ہمیں احساس ہے کہ مشکلات اور تکالیف کیا ہوتی ہیں کیونکہ ہم خود مشکلات سے گزرنے والے ہیں۔

محترمہ پروفیسر Hiroko Minesaki صاحبہ نے عرض کیا کہ مَیں اسلام کے بارہ میں ریسرچ کررہی ہوں اور مبلغ سلسلہ انیس احمد ندیم صاحب اور نجیب اللہ ایاز صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا سے رہنمائی لے رہی ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ آپ کو اسلام احمدیت کے بارہ میں صحیح رہنمائی ملے گی۔ جو رہنمائی مل چکی ہوگی وہ بھی صحیح ہوگی اور آئندہ مزید بھی صحیح رہنمائی ملے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب آپ اپنی ریسرچ کرکے کتاب لکھیں گی تو جاپانیوں کو اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کا علم ہوگا۔

موصوفہ نے اپنا چھوٹا بیٹا اٹھایا ہوا تھا۔ اس بچے کے بارہ میں بتایا کہ مَیں نے اس کا نام محمود رکھا ہے۔ یہ ہسپتال جاتے ہوئے گاڑی میں ہی پیدا ہوا تھا۔ ٹریفک کا رش تھا اس لئے وقت پر ہسپتال نہ پہنچ سکے تھے۔

اس پر حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا میں جلد آنے کے لئے بیتاب تھا۔

ان مہمانوں کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام پانچ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

پریذیڈنٹ اینڈ چیف پریسٹ کوبے چرچ اور جاپان کے واحد مذہبی اخبار کے جرنلسٹ کی حضور انور سے ملاقات اور انٹرویو

بعدازاں پریذیڈنٹ اینڈ چیف پریسٹ کوبے چرچ Mr. Yoshio Iwamura (Kobe Church) اور Kita Mura صاحب جو واحد جاپانی مذہبی اخبار کے جرنلسٹ اور سینئر ڈیسک رپورٹر ہیں، اخبار کا نام "Chugai Nippoh" ہے۔ ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے Yoshio Iwamura صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف کہنے لگے کہ اب مَیں یہاں ناگویا میں بھی آگیا ہوں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں جو واقعہ ہوا ہے۔ جاپان میں بھی اس کا بہت دکھ محسوس کیا گیا ہے۔ حضور اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ظلم ہوا ہے۔ ہم پُرزور طریق سے اس کو condemn کرتے ہیں۔ بعض دہشتگردوں نے تو اپنے آپ کو اُڑا لیا تھا۔ باقی جو پکڑے گئے ہیں اُن کو حکومت سخت سزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو بہت لمبے عرصہ سے کہہ رہا ہوں کہ ان دہشتگردوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ دہشتگرد تنظیموں کو ہتھیار بھی سپلائی ہوتے ہیں اور ان کو فنڈنگ بھی ہوتی ہے اور ان پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ اب ان پر گرفت ہونی چاہئے اور اس سلسلہ کو اب ختم ہونا چاہئے۔ جو بھی ہوا ہے بڑا ظلم ہوا ہے۔ بڑا تکلیف دہ واقعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم نے پریس ریلیز دیا ہے اور اس واقعہ کو condemn کیا ہے۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ خبریں میڈیا سے پتہ لگ رہی ہیں کہ ان دہشتگرد تنظیموں نے کہا ہے کہ جو سیریا کے مہاجرین یہاں یورپین ممالک میں آرہے ہیں ان میں ہر پچاس پر ہمارا ایک ممبر آرہا ہے۔ اب ہم ظاہری حملے بھی کریں گے اور سائبر اٹیک بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں مَیں ہالینڈ گیا تھا وہاں بھی دہشتگردی کے حوالہ سے بات ہوئی تھی کہ ان دہشتگرد تنظیموں کے نمائندے یہاں پہنچ رہے تھے اس لئے ان سب پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ان کی نگرانی کی ضرورت ہے۔ کہا جاتا ہے اب جو پیرس میں حملہ آور تھے وہ پولیس کی نظر میں رہے تھے۔ ان کو چھوڑا ہوا تھا کہ ٹھیک ہوگئے ہیں۔ تو یہی لوگ حملہ کرنے والے تھے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ جو پیرس (فرانس) والا واقعہ ہے یا جو دہشتگردی کے دوسرے واقعات ہورہے ہیں کیا یہ کسی ردّعمل کا نتیجہ ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ ملک ان دہشتگردوں کے ٹھکانوں پر بمبارمنٹ کرتے ہیں تو بہت سے غریب اور معصوم لوگ مارے جاتے ہیں۔ عورتیں اور بچے مارے جاتے ہیں۔ تو یہ ان کے حملوں کا ردّعمل ہے۔ اب فرانس کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کی حالت ہے اب ہم ان کے ٹھکانوں پر حملے کریں گے۔ یہ اعلان ان کو بہت پہلے کردینا چاہئے تھا کہ جنگ کی حالت ہے اور ان کو ختم کرتے۔ اگر یہی کارروائی پہلے ہوتی تو یہ نہ ہوتا جو فرانس میں ہوا ہے۔ مَیں ان حکومتوں کو توجہ دلاتا رہا ہوں کہ گراؤنڈ فورسز بھیجیں جو ان سے لڑیں اور ایئر اٹیک، فضائی حملے نہ ہوں تاکہ معصوم اور بے گناہ شہری نہ مارے جائیں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ عراق میں، افغانستان میں جو ظلم ہوا ہے۔ سلطنت عثمانیہ میں بھی یورپ نے ترکیوں پر ظلم کیا تھا۔ پھر اب امریکہ جو سیریا اور دوسرے ممالک میں کررہا ہے کہ کیا دہشتگردی کے واقعات اور یہ حملے اس کا ردّعمل بھی ہوسکتے ہیں۔ اس بارہ میں حضور کیا فرمائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 1991ء میں عراق جنگ ہوئی۔ عدل و انصاف سے کام نہ لیا گیا اور حالات بگڑے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے کیپیٹل ہِل میں اپنے ایڈریس کے دوران برملا اس بات کا اظہار کیا تھا اور ان لوگوں کو توجہ دلائی تھی کہ اگر تم انصاف اور عدل نہیں قائم کروگے اور اپنے دوہرے معیار رکھوگے تو پھر کچھ بھی نہ ہوگا اور نہ تم امن قائم کرنے میں کامیاب ہوسکوگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو بڑی طاقتیں ہیں جو حکومتیں اور تنظیمیں ان کی ہاں میں ہاں ملاتی ہیں یہ ان کی مدد کرتے ہیں اور جب ان کے اپنے مفاد اور انٹرسٹ ختم ہوجاتے ہیں تو پھر یہ ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب جس طرح عراق اور سیریا میں ہوا ہے۔ جو تنظیمیں اور گروپس ان بڑی طاقتوں کے خود پیدا کردہ تھے پہلے ان کی مدد کرتے رہے اور ان کو پالتے رہے اور ان کو تیار اور ٹرینڈ کرتے رہے۔ جب اپنا مفاد ختم ہوا تو ان کو چھوڑ دیا۔ اب یہ تنظیمیں اور گروپس ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں اور ان کی مخالفت میں کام کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مَیں نے امریکہ میں کیپیٹل ہِل میں ایڈریس کیا تھا تو بعد میں ایک کانگریس مَین نے مجھے کہا کہ تم نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ دوسروں کی دولت پر نظر نہ رکھو اس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ بڑی طاقتیں ایسا کرتی ہیں کہ دوسروں کی دولت پر نظر رکھتی ہیں اور پھر ناجائز طریق سے اس دولت پر قبضہ کرتی ہیں جس سے فساد پیدا ہوتا ہے اور امن تباہ ہوتا ہے۔

چیف پریسٹ کوبے چرچ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اتنی قریب سے ملاقات کرنا میرے لئے بڑا اعزاز ہے۔

❁ میرا آخری سوال یہ ہے کہ مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے امن کی تعریف پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی تک مجھے صحیح تعریف نہیں ملی۔ اب ہم نے صرف امن ہی کی بات کرنی ہے کیونکہ دوسری جنگ عظیم میں ہم لاکھوں آدمی کھو چکے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امن کی تعریف اسلام کے مطابق یہ ہے کہ تم اپنے لئے جو چیز پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ اگر اس بات پر قائم ہوجائیں تو پھر حقوق لینے کی نہیں بلکہ حقوق دینے کی باتیں ہوں گی۔ اور جب دوسرے کو اس کے حقوق دیں گے تو پیار و محبت اور بھائی چارہ اور رواداری کی فضا قائم ہوگی اور اس سے معاشرہ میں امن ہوگا۔ اس کا انہوں نے اظہار کیا کہ یہ تعریف دل کو لگی ہے۔

آخر پر چیف پریسٹ کوبے چرچ نے عرض کیا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ مسجد جاپانیوں سے رابطہ کا اچھا ذریعہ بنے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا پیغام محبت و پیار اور امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ آپ ہمارا پیغام سمجھ لیں تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا۔

مسجد بیت الاحد کے افتتاح کی تقریب

آج مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک مارکی لگا کر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں بڑی تعداد میں جاپانی مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ آج کی اس تقریب میں 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔

ان مہمانوں میں Ohsumi Yoshio صاحب پریذیڈنٹ AMA City انٹرنیشنل ایسوسی ایشن، Mr. Miyake Isao صوبائی ممبر پارلیمنٹ، Mr. Yuko Higashi صوبائی ممبر پارلیمنٹ، Mr. Taijun Sato (جوکہ Zen Temple کے Resident Priest ہیں)، Mr. Shouji Yoshiaki (ممبر پارلیمنٹ Ishinomaki سٹی)، Mr. Miwa Hiroshi (ممبر پارلیمنٹ ناگویا Nagoya)، Mr. Kuze Takahiro (ممبر پارلیمنٹ Inuyama City)، Mr. Takashi Wasada (ڈائریکٹر انٹرنیشنل ٹورازم Aichi گورنمنٹ) اور اس کے علاوہ پروفیسرز صاحبان، ڈاکٹرز، ٹیچرز، انجینئرز، وکلاء، جرنلسٹ، یونیورسٹی کے طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل یہ سبھی مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ مختلف ممالک سے آنے والے جماعتی عہدیداران اور احباب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے مارکی میں تشریف لائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ امجد صاحب نے کی اور عزیزم سید ابراہیم صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) نے اس کا جاپانی میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم نجیب اللہ ایاز صاحب (طالبعلم جامعہ کینیڈا) نے آج کی اس تقریب کا جاپانی میں تعارف کروایا اور جماعت کا بھی مختصر تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد موصوف نے باری باری گیسٹ سپیکرز (Guest Speakers) کو مدعو کیا کہ وہ آکر اپنا ایڈریس پیش کریں۔

☆ سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ مکرم Kudo Shozo صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کو

مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ Aichi میں یہ مسجد امن کا گہوارہ بنے گی اور میں اپنے ساتھ جاپانی حضرات کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مسلمان امن پسند اور بہت انسان دوست ہوا کرتے ہیں۔اسلام کے بارہ میں لوگ جو غلط تاثر لیتے ہیں وہ ان لوگوں کی بدولت ہے جو تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑے اور تعلیمی اعتبار سے نہایت پست لوگ ہیں۔میں انڈونیشیا اور ملیشیا جا چکا ہوں وہاں کے لوگوں نے جس انداز میں میری دیکھ بال کی اور مجھے ایک مہمان سے بڑھ کر عزت دی میں اس کو کبھی بھول نہیں سکتا۔

موصوف نے کہا: جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہر وقت جاپان کے کام آنے والی ہے اور زلزلوں اور دیگر حوادث میں یہ جماعت بڑھ چڑھ کر قوم کی خدمت کرتی ہے۔میں اس بات پر ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں ۔میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ لوگ بہت امن پسند ہیں اور آپ یقیناً ان لوگوں سے ہمیشہ خیر ہی خیر دیکھیں گے۔آج یہاں ہمارے ساتھ ان کے امام بھی موجود ہیں۔مَیں ان کا بھی شکرگزار ہوں کہ وہ یہاں آئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنی جماعت کی اس رنگ میں تربیت کی ہے کہ یہ ہر دفعہ ہماری مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔یہ مسجد آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

☆ **اس کے بعد مکرم Shoji Yoshiaki صاحب جو کمیونسٹ پارٹی لیڈر ہیں اور تسونامی سے متأثرہ علاقہ میں ایک کیمپ کے نگران بھی رہے ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف نے کہا:**

نوتعمیر شدہ مسجد تمام اہل جاپان کو مبارک ہو۔میں اس جماعت کو ان کے انسانیت کے لئے کئے گئے کام کی وجہ سے جانتا ہوں یہ لوگ کوبے اورنی گاتا کے زلزلوں کے موقعوں پر بھی اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلے اور تسونامی کے وقت بھی انسانیت کی خدمت کے لئے پہنچے۔ 11 مارچ کو زلزلہ آیا اور یہ لوگ اسی دن اپنے گھروں سے مدد کے لئے نکل پڑے۔ہمارے ساتھ ان کا تعلق بہت دوستانہ اور پیار کا تھا۔ ہماری ساری پریشانیاں ان سے ملنے اور ان کی باتیں سننے سے دور ہو جاتی تھیں۔

موصوف نے کہا: ان لوگوں سے مل کر مجھے ان میں ایک عجیب کشش نظر آئی جو میں نے بہت کم لوگوں میں دیکھی ہے۔اسلام کا جو بھی علم میرے پاس ہے وہ سب ان لوگوں کی طرف سے آیا ہے اور اس علم کی بناء پر میں یہ پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ مسجد علاقہ میں امن و آشتی ہی پھیلائے گی۔آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ اس مسجد میں آئیں،ان سے ملیں آپ کو سکون ملے گا۔

☆ **بعدازاں مکرم Watababe Kanei صاحب جو بدھسٹ راہنما اور چیف پریسٹ ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:**

حضرت خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ جاپان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔آپ ایک ایسے وقت میں جاپان تشریف لائے جب پیرس حملوں کی وجہ سے معاشرہ میں ایک ہیجانی کیفیت برپا تھی۔آپ کی آمد سے ایک طرف تو اسلام کا خوبصورت چہرہ دیکھنے کا موقع ملا ہے تو دوسری طرف جاپانیوں کی ڈھارس بندھی ہے کہ اسلام صرف وہ نہیں ہے جو دہشتگردی اور شدت پسندی کی صورت میں نظر آتا ہے بلکہ اسلام امن ومحبت کا علمبردار اور باہم محبت واخوت کا پیغام دینے والا ہے۔

☆ **اس کے بعد مکرم Dr.MASAYUKI AKUTSU جو ٹوکیو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور ماہر علومِ اسلامی ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف نے کہا:**

جماعت احمدیہ جاپان کو مسجد کی تعمیر پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔جاپان میں مذہب کا تعارف چین کے توسط سے ہوا۔چین کے علاوہ ہندوستان سے بدھ ازم جاپان میں آیا۔ مذہبی عبادتگاہیں بننے کا سلسلہ شروع ہوا۔ مسلمانوں کی عبادتگاہ مسجد کہلاتی ہے جو سب کے جمع ہونے کا ایک مرکز ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ مذہب اور سائنس دونوں کی قائل ہے۔ڈاکٹر سلام صاحب اس نظریہ پر چلتے ہوئے ایک روشن مثال قائم کر چکے ہیں۔مَیں اہل محلّہ اور علاقہ کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسجد میں تشریف لائیں ، اسلام کی معلومات حاصل کریں اوران لوگوں سے میل ملاپ بڑھائیں تاکہ اپنے اپنے مذہبی اصولوں پر رہتے ہوئے انسانیت کا جذبہ پروان چڑھ سکے۔

☆ **بعد ازاں Mr Yoshio Iwamura چیف پریسٹ کوبے کرسچین چرچ،صدر بائبل سوسائٹی،اور چیئرمین NGO نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ:**

جماعت احمدیہ جاپان اور حضور کی خدمت میں مسجد کی تعمیر کی مبارکباد۔امن کے حصول کے اور امن کے قیام کے لئے حضور کے نظریات اور خیالات لائق تحسین ہیں۔کچھ دیر پہلے جب حضور سے ملاقات کی تو میں نے آپ سے پوچھا کہ حضور کے نزدیک امن کی تعریف کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو نیز یہ کہ امن قائم کرنا ہے تو اپنے حقوق چھوڑنے ہوں گے۔ امن کی اس سے بہتر اور خوبصورت تعریف ممکن نہیں ہے۔

☆ **اس کے بعد Mr Akio Najima جو کہ وکیل ہیں اور صوبائی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:**

ہماری توقع سے بھی بڑھ کر خوبصورت مسجد کی تعمیر پر دلی مبارکباد۔جماعت احمدیہ کی جاپان کے لئے خدمات پر میں تہہ دل سے مشکور ہوں ۔سرظفر اللہ خان صاحب کا جاپان کے لئے کردار ناقابل فراموش ہے۔ اسی طرح کوبے میں آنے والا زلزلہ ہو ،تسونامی ہو، ہر موقع پر جماعت احمدیہ کے افراد کو مثالی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

موصوف نے کہا: ہمارے لئے جماعت احمدیہ کے اس احسان کو بھولنا ممکن نہیں ہے۔ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے مشکور ہیں کہ آپ ایک مرتبہ پھر جاپان تشریف لائے۔آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعدازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر جماعت ومبلغ انچارج جاپان نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر 22 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا سامعین کے لئے جاپانی ترجمہ براہِ راست پیش کیا جارہا تھا۔

..............................(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

۞......مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 03/اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ملک محمد خان صاحب (آف مچم) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 2/اکتوبر 2015ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم ملک بہادر خان صاحب آف خوشاب کے فرزند اور حضرت منشی محبوب عالم صاحب آف نیلا گنبد لاہور کے داماد تھے۔آپ نے قادیان سے میٹرک تک تعلیم پائی اور تقسیم ملک سے قبل ملٹری اکاؤنٹس میں ملازمت اختیار کر لی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی میں چھ سال تک بطور آڈیٹر خدمت کی توفیق پائی۔آپ انتہائی نیک،ملنسار،صوم وصلوٰۃ کے پابند، جماعت کے ساتھ اور خصوصاً خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔آپ احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے اور اپنی ملازمت کے دوران اس کا بھرپور مظاہرہ کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب ڈینٹسٹ کے والد تھے۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم محمد مبائع صاحب (سابق صدر مجلس انصار اللہ۔ گیمبیا) یکم ستمبر 2015ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق ملک کے دارالحکومت بانجل کے ایک مشہور خاندان سے تھا۔ اس شہر کی ایک سڑک کا نام ان کے دادا Tafseer Demba Mbye کے نام پر ہے۔ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد رضاکارانہ طور پر وزارتِ تعلیم کے تحت خدمت کرتے رہے ہیں۔آپ بہت ایماندار،محنتی اور مخلص احمدی تھے۔ بہت مہربان،سخی اور دوستانہ طبیعت کے مالک تھے۔آپ نے اپنی ریٹائرمنٹ تک بہت خلوص سے گیمبیا پولیس فورس میں خدمت کی۔آپ گیمبیا کی تین زبانوں (Mandika, Wollof, Fula) میں ترجمہ قرآن کریم کی ٹیم کے سربراہ تھے۔ یہ ٹیم 1999ء میں بنائی گئی تھی۔انہوں نے دوسرے ٹیم ممبران کو بھی ٹریننگ دی اور ترجمہ مکمل ہونے تک اس ٹیم کے سربراہ رہے۔ 1997ء کے پُرفتن دور میں سارے ملک میں یہ ممبران جماعت سے رابطہ میں رہے۔ ہر وقت جماعت کی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ بھی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ غیر احمدی رشتہ داروں کے دباؤ کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے اور ہر مقام پر اپنی احمدیت کا کھل کر اظہار کیا۔آخری سالوں میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور صحت بھی خراب رہتی تھی لیکن پھر بھی نمازِ جمعہ اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ ٹیکسی لیکر پڑھنے جایا کرتے تھے۔ آپ نے 1968ء میں وصیت کی تھی۔آپ کی نماز جنازہ اور تدفین میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی۔سینیگال سے بھی لوگ شامل ہوئے۔اس کے علاوہ اعلیٰ حکومتی اراکین اور ڈپٹی گورنر ویسٹ کوسٹ ریجن بھی شامل ہوئے۔آپ نے تین بیویاں،چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد اصغر قمر صاحب (کارکن نظارت امور عامہ۔ربوہ) 6/ستمبر 2015ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔آپ اکتوبر 1959ء سے اپریل 1962ء تک نظارت علیاء میں خدمت کرتے رہے اور پھر نومبر 1965ء تک دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے پر آپ کا تقرر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ہوا۔جس کے بعد 1978ء میں کچھ عرصہ نظارت بیت المال آمد میں اور پھر قریباً دو ماہ نظامت تشخیص جائیداد موصیان میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد 1978ء سے اب تک نظارت امور عامہ شعبہ احتساب میں خدمت کی توفیق پارہے تھے۔وفات کے روز بھی دفتر میں حاضر ہوئے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی سب سے بڑی بیٹی محترمہ امۃ المنان صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ) ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم وحید احمد رفیق صاحب جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ میں استاد کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ نصرت فرزانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم رفاقت احمد صاحب۔اسلام آباد) 26/نومبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم فضل الرحمٰن صاحب آف بھیرہ کی بیٹی تھیں۔12 سال سے Hepatitus C کے مرض میں مبتلا تھیں۔ بیماری کے دوران جب بھی افاقہ ہوتا لجنہ کے اجلاس میں شریک ہوتیں۔جماعت کے ساتھ اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔جب تک صحتمند رہیں جماعتی کام سرانجام دیتی رہیں۔ آپ کو حلقہ چمن زار کالونی راولپنڈی کی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب اور انجینئر مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔

....

نیا سال مبارک ہو

ادارہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی طرف سے تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نیا سال مبارک ہو۔اللہ کرے کہ یہ سال جماعت احمدیہ کی بے شمار ترقیات کا باعث ہو۔اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے انفرادی واجتماعی کامیابیوں سے نوازتا رہے اور خلافت احمدیہ کے بابرکت سائے کے نیچے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے نیکیوں کو اختیار کرتے ہوئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنتا رہے۔آمین

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے 82ویں سال کا اعلان فرما چکے ہیں۔

تمام امرائے کرام، مبلغین انچارج اور نیشنل صدران جماعت سے درخواست ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع فرماویں۔کوشش کریں کہ ہر فردِ جماعت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔خاص طور پر نومبائعین کی طرف توجہ دی جائے۔(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا وآخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

قسط نمبر 23

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کے جو ارشادات قبل ازیں بیان کئے گئے ہیں ان کی روشنی میں ہر شخص اپنا جائزہ لے سکتا ہے اور معلوم کرسکتا ہے کہ اس کی نمازیں کس حد تک محض اسمی اور رسمی نمازیں ہیں۔ اور اسے اپنی نمازوں کو حقیقی نمازیں بنانے اور نماز کی حقیقی لذّت کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر محنت اور توجہ اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ زندگی بھر کی جدو جہد کا ایک سفر ہے اور اس کے لئے انسان ہر لحہ خدا تعالیٰ کی استعانت کا محتاج ہے۔ تاہم ایک مومن کے لئے مایوسی کا کوئی مقام نہیں۔ اگر وہ اخلاص کے ساتھ، صبر اور استقلال اور استقامت کے ساتھ کوشش کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد کا طالب رہے گا اور خلیفۂ وقت سے بھی اس بارہ میں دردمندانہ طور پر دعا کی دخواست کرتے ہوئے ان کی دعاؤں سے حصّہ پانے والا ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ بالآخر اسے وہ نمازیں نصیب ہو جائیں گی جو عند اللہ قبولیت کا شرف پائیں گی اور وہ ان کے ثمرات سے فیضیاب ہوگا۔

متّقی کی شان یہ ہے کہ وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

۞...... ’’متقی کی شان میں آیا ہے۔ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (البقرہ:4) **یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے۔ یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے۔ یہ بھی اس تکلّف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو متقی کا خاصہ ہے۔ یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے، جس کو اس نے کھڑا کر دیا ہے۔** جب اس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضور قلب میں تفرّق ڈال رہا ہے۔ وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ پریشان ہوتا ہے۔ ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے، لیکن نماز جو گری پڑتی ہے، بڑی جان کنی سے اسے کھڑا کرنے کی فکر میں ہے۔ بار بار اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے اور ایسے اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم کی ہدایت چاہتا ہے جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جائے۔ ان وساوس کے مقابل میں متقی ایک بچہ کی طرح ہے جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے۔ روتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ (الاعراف:177) ہو رہا ہوں۔ سو یہی وہ جنگ ہے جو متقی کو نماز میں نفس کے ساتھ کرنی ہوتی ہے اور اسی پر ثواب مترتب ہوگا۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نماز میں وساوس کو فی الفور دور کرنا چاہتے ہیں؛ حالانکہ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ کی منشاء کچھ اور ہے۔ کیا خدا نہیں جانتا؟ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول ہے کہ ثواب اس وقت تک ہے جب تک مجاہدات ہیں اور جب مجاہدات ختم ہوئے تو ثواب ساقط ہو جاتا ہے۔ گویا صوم وصلوٰۃ اس وقت تک اعمال ہیں جب تک ایک جدوجہد سے وساوس کا مقابلہ ہے، لیکن جب ان میں ایک اعلیٰ درجہ پیدا ہو گیا اور صاحب صوم وصلوٰۃ تقویٰ کے تکلف سے بچ کر صلاحیت سے رنگین ہو گیا تو اب صوم وصلوٰۃ اعمال نہیں رہے۔ اس موقع پر انہوں نے سوال کیا کہ کیا اب نماز معاف ہو جاتی ہے؟ کیونکہ ثواب تو اس وقت تھا جس وقت تک تکلّف کرنا پڑتا تھا۔ سو بات یہ ہے کہ نماز اب عمل نہیں بلکہ ایک انعام ہے۔ یہ نماز اس کی ایک غذا ہے جو اس کے لئے قُرّۃُ العین ہے۔ یہ گویا نقد بہشت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 19-18۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نماز گرنے سے مراد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

۞...... ’’**نماز کے متعلق ابتدائی حالت تو یہی ہوگی جو یہاں بیان کی کہ وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں یعنی نماز گویا گری پڑتی ہے۔ گرنے سے مراد یہ ہے کہ اس میں ذوق اور لذت نہیں۔ بے ذوقی اور وساوس کا سلسلہ ہے۔ اس لیے اس میں وہ کشش اور جذب نہیں کہ انسان جیسے بھوک پیاس سے بیقرار ہو کر کھانے اور پانی کے لیے دوڑتا ہے اسی طرح پر نماز کے لیے دیوانہ وار دوڑے۔** لیکن جب وہ ہدایت پاتا ہے تو پھر یہ صورت نہیں رہے گی۔ اس میں ایک ذوق پیدا ہو جائے گا۔ وساوس کا سلسلہ ختم ہو کر اطمینان اور سکینت کا رنگ شروع ہوگا۔

کہتے ہیں کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی تو اس نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ نماز میں یاد آجائے گی۔ یہ نماز کا ملوں کی نہیں ہوا کرتی کیونکہ اس میں تو شیطان انہیں وسوسہ ڈالتا ہے۔ لیکن جب کامل کا درجہ ملے گا تو ہر وقت نماز ہی میں رہے گا اور ہزاروں روپیہ کی تجارت اور مفاد بھی اس میں کوئی ہرج اور روک نہیں ڈال سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 123-122۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

۞...... فرمایا: ’’**انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں کھڑی نہیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے يَقْرَؤُوْنَ نہیں فرمایا بلکہ يُقِيْمُوْنَ فرمایا۔ یعنی جو حق ہے اُس کے ادا کرنے کا۔**

سُنو! ہر ایک چیز کی ایک علّت غائی ہوتی ہے۔ اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک بیل جو قلبہ رانی کے واسطے خریدا گیا ہے اپنے منصب پر اُس وقت قائم سمجھا جاوے گا، جب وہ کر کے دکھا دے۔ لیکن اگر اس کی غرض و غایت کھانے پینے ہی تک محدود رہے تو اپنی علّت غائی سے دُور ہے اور اس قابل ہے کہ اُس کو ذبح کیا جاوے۔

اسی طرح يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ **میں لوازم الصلوٰۃ معراج ہے۔** اور یہ وُہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق شروع ہوتا ہے۔ مکاشفات اور رؤیاء صالحہ آتے ہیں۔ لوگوں سے انقطاع ہوتا جاتا ہے اور خدا کی طرف ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ تبتّل تام ہو کر خدا میں جا ملتا ہے۔

نماز میں سوزش لازمی ہے

صَلَی جلنے کو کہتے ہیں۔ **جیسے کباب بُھونا جاتا ہے اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔ جب تک دل بریان نہ ہو نماز میں لذت اور سُرور پیدا نہیں ہوتا۔** اور اصل تو یہ ہے کہ نماز ہی اپنے سچے معنوں میں اُسی وقت ہوتی ہے۔ نماز میں شرط ہے کہ وہ بجمیع شرائط ادا ہو۔ جب تک وُہ ادا نہ ہو وہ نماز نہیں ہے اور نہ وہ کیفیت جو صلوٰۃ میں میلِ نماز کی ہے حاصل ہوتی ہے۔

صلوٰۃ میں حالؔ اور قالؔ دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے

یاد رکھو صلوٰۃ میں حالؔ اور قالؔ دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے۔ بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے۔ ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتہ ملتا ہے کہ اُس کا منشاء یہ ہے۔ **ایسا ہی صلوٰۃ میں منشائے الٰہی کی تصویر ہے۔**

نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء و جوارح کی حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے۔ جب انسان کھڑا ہوتا ہے اور تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کا نام **قیام** رکھا گیا ہے۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد و ثنا کے مناسبِ حال قیام ہی ہے۔ بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ تو ادھر ظاہری طور پر قیام رکھا گیا ہے اور اُدھر زبان سے حمد و ثنا بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو۔

حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مُصدّق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہوگئی تو یہ رُوحانی قیام ہے۔ کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا، تا کہ رُوحانی قیام نصیب ہو۔

پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہتا ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم زبان سے کہا اور حال سے جھکنا دکھایا۔ یہ اُس قول کے ساتھ حال دکھایا۔

پھر تیسرا قول ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ اعلیٰ افعل تفضیل ہے۔ یہ بالذات **سجدہ** کو چاہتا ہے۔ اس لیے اُس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرنا ہے۔ اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کر لی۔

اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں۔ ایک تصویر اس کے آگے پیش کی گئی۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کیا گیا ہے۔ زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہوگئی۔

تیسری چیز اور ہے وہ اگر شامل نہ ہو، تو نماز نہیں ہوتی۔ وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے۔ اس کے لئے **ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کر کے دیکھے کہ در حقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے اور روح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے۔** جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے۔ اور جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں، بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہے۔ اس کی علوّ شان کو ملاحظہ میں لا کر اُس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی الوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے۔ غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہو لے اس وقت تک مطمئن نہ ہو، کیونکہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ کے معنی یہی ہیں۔

اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو، تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جائے اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو۔ ابتدائی حالت میں شکوک و شبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دُعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ یہ تقویٰ عملی کا ایک جزو ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 289-287۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نماز میں تسبیح و تحمید کا مقصد جلالِ الٰہی کے ظہور کی تمنّا ہے

۞...... فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ **نماز میں جو** سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم **اور** سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہا جاتا ہے **وہ بھی خدا تعالیٰ کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو جس کی نظیر نہ ہو۔** نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھا دے کہ اُس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو لوگ اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں، وہی مؤیّد کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔

جھوٹی نمازیں

جو لوگ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے جوش نہیں رکھتے اُن کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو **کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو، فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے۔ ایسا ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک اُن کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔** اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص اُن کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کرسکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اُس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے، لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے، وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔ مُردوں میں سے نہیں ہونا چاہیے کہ مردہ کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے۔ اسی طرح شقاوت کی حالت میں کوئی اچھی چیز اندر نہیں جاسکتی۔ **یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو۔ اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔ بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں، مگر سوائے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا۔**‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 263-262۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نماز میں بے حضوری کا علاج

ایک شخص نے سوال کیا کہ جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے حضورِ قلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیا اس صورت میں میری نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ: **انسان کی کوشش سے جو حضورِ قلب حاصل ہوسکتا ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشاں کشاں مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہانتک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضورِ قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔** انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ **نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اس سے سب دروازے رحمت کے کُھل جاویں گے۔**

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 66۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا:

۞...... ”**انسانی سعی اور کوشش نماز کے ادا کرنے میں اِس سے زیادہ کیا کرسکتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہوکر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں اور کوشش کریں کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثنا حضرت عزّت اور توبہ و استغفار اور دُعا اور دُرود ہیں وہ دِلی جوش سے صادر ہوں لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق وشوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اُس کی نماز میں پیدا ہوجائے گویا وہ خدا کو دیکھ لے۔ اور ظاہر ہے کہ جبتک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو وہ نقصان سے خالی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔**

پس آیت یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنی ہیں کہ جہانتک اُن سے ہوسکتا ہے نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں۔ اس لئے اُس کریم و رحیم نے فرمایا ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔ یعنی **جہانتک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔** پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو میں ان کو فقط انہی کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب اُن کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائے گی اور ایک اور کیفیت اُن میں پیدا ہوجائے گی جو اُن کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور جہانتک اُن سے ہوسکا اُس کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 139-138)

نماز ازخود کھڑی نہیں ہوا کرتی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 1983ء میں فرمایا:

۞...... ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف آیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہ ہے کہ نماز ایسی چیز ہے جو اگر زور لگا کر اور توجہ کے ساتھ کھڑی نہ کی جائے تو گر پڑے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ **یہ جو بار بار کہا گیا ہے کہ نماز کو کھڑا کرو، کھڑا کرو، کھڑا کرو، اور بڑی کثرت کے ساتھ مختلف طریق پر بیان کیا گیا، اس سے اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ نماز ازخود کھڑی نہیں ہوا کرتی۔ جب بھی تم اس کی طرف سے غافل ہوگئے، یہ گر پڑے گی۔** جس طرح ٹینٹ یعنی خیمہ بانس کے سہارے کھڑا ہوتا ہے، اگر بانس نہیں رہے گا تو خیمہ زمین پر آ پڑے گا، کمرے کی طرح کی چیز تو نہیں کہ ازخود کھڑا رہے۔ اسی طرح **عبادت بھی ایک ایسی چیز ہے جو ازخود کھڑی نہیں ہوتی۔ اس کی طرف بار بار توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔** چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کی آیت اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ اے خدا ہم کمزور ہیں اور عبادت مشکل کام ہے۔ ذرا بھی اس سے غافل ہوئے تو اس کا حق ادا کرنے کے اہل نہیں رہیں گے، اس لئے ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں التجاء کرتے ہیں کہ ہمیں توفیق بخش کہ ہم نماز کا حق ادا کر سکیں۔ **اس لئے خصوصیت کے ساتھ نماز کی طرف توجہ دلانا ہمارا اوّلین فرض ہونا چاہئے۔ سارا نظام اس نماز کو ہمیشہ اوّلیت دے۔**

عبادت کے بغیر حقوق العباد کی ادائیگی کا جذبہ بھی پیدا نہیں ہوسکتا

دوسرے اس لئے بھی اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کہ **مذہب کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ حقوق العباد اس کا دوسرا حصہ ضرور ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عبادت کے بغیر حقوق العباد کی ادائیگی کا جذبہ بھی پیدا نہیں ہوسکتا۔** دنیا کی کسی قوم نے کبھی حقوق العباد نہیں سیکھے جب تک کہ اللہ نے نہ سکھائے ہوں صحیح معنوں میں حقوق العباد کی آخری بنیادیں مذہب میں ہی ملتی ہیں۔ اس کے سوا تو باقی سب کچھ چھینا جھپٹی اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنا ہے۔ حقوق العباد کے نام پر ظلم کی تعلیم تو دی گئی ہے لیکن انسان نے کسی کو حقوق العباد نہیں سکھائے۔ جتنی بھی دنیوی تعلیمات ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ **حقوق العباد حقیقت میں مذہب سے ہی نکلے ہیں اور وہی لوگ حقوق العباد ادا کر سکتے ہیں جو پہلے اللہ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ جن کی عبادتیں کمزور پڑجائیں وہ حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی کمزور پڑجاتے ہیں۔ جو حقوق اللہ ادا نہیں کرتے، وہ جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم حقوق العباد ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان خدا کی عبادت تو نہ کرتا ہو لیکن خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرسکے۔**

چنانچہ قرآن کریم اس مضمون کو بہت کھول کر بیان کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ (الماعون: 5-6) کہ اگرچہ نماز انسان کے لئے زندگی اور اس کی بقا کا موجب ہے اور اس کو فلاح کی طرف لے جاتی ہے لیکن کچھ نمازیں ایسی ہوتی ہیں جو ہلاکت کا پیغام دیتی ہیں فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔ ہلاک ہوجائیں ایسے لوگ، ایسے نمازیوں پر لعنت ہو۔ **الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ۔ جو نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن غفلت کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ نماز کی ذمہ داریوں سے غافل رہتے ہیں۔ نماز جن تقاضوں کی طرف بلاتی ہے یا جن تقاضوں کی طرف بلانے کے لئے نماز پڑھی جاتی ہے ان سے غافل ہوجاتے ہیں۔ یعنی نہ اللہ کی محبت ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے، نہ محض للہ کام کرنے کی عادت ان کو پڑتی ہے اور نہ وہ حقوق العباد ادا کرتے ہیں، یہ ساری چیزیں نماز کی بنیادی صفات ہیں۔**

چنانچہ ہلاکت والی نماز ادا کرنے والوں کی یہ تعریف بیان فرمائی گئی الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ (الماعون: 6-8) یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کے بنیادی مقاصد سے غافل ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ ریا کاری کی خاطر نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ اپنے رب کی خاطر نہیں پڑھتے۔ اس طرح نماز کے بنیادی مقصد یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق کے قیام سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور **جو خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں ان کی قطعی علامت یہ ہے کہ وہ خدا کے بندوں سے بھی کٹ جاتے ہیں۔ جو خدا کے حقوق ادا نہیں کرتے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرسکیں۔** چنانچہ فرمایا۔ وَیَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ کہ یہ لوگ اتنے خسیس، اتنے کم ظرف ہوجاتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی معمولی معمولی ضرورتیں پوری کرنے سے بھی گریز کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان کی حالت یہاں تک ہوجاتی ہے کہ اگر ان کے ہمسائے نے آگ مانگی ہے تو اس سے ان کو تکلیف پہنچتی ہے یا تھوڑی دیر کے لئے مثلاً ایک ہنڈیا طلب کی ہے تو اس سے بھی تکلیف پہنچتی ہے یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ خود بھی منع رہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے بچوں کو اور اپنے ماحول کو بھی کہتے ہیں کہ اس نے یہ کیا رٹ لگا رکھی ہے، ہمسائی بار بار مصیبت ڈالتی رہتی ہے کہ فلاں چیز دو اور فلاں بھی دو، اس کو یہ چیز ہرگز نہیں دینی۔

پس نماز اور عبادت کا خلاصہ یہ بیان فرمایا کہ اس کے بغیر نہ اللہ سے تعلق قائم ہوتا ہے، نہ اس کی مخلوق سے۔...... جہاں تک اعمال کا تعلق ہے ان کا خلاصہ نماز ہے۔ نماز قائم ہو تو حقوق اللہ بھی ادا ہوں گے اور حقوق العباد بھی ادا ہوں گے۔ لیکن اگر یہ نہ رہے تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ تقویٰ کا خلاصہ بھی نماز بیان فرمایا گیا ہے۔ تقویٰ کی جو تعریف بیان فرمائی اس کا خلاصہ اگر نماز ہے تو متقیوں کی زندگی کا خلاصہ بھی نماز ہی بنتا ہے۔ اس لئے عبادت مومن کی زندگی اور اس کی جان ہے اور مذہب کے فلسفے کی بنیاد اس بات پر ہے کہ انسان اپنے رب سے سچا تعلق عبادت کے ذریعے قائم کرے۔

گرتی ہوئی نمازوں کو کھڑا کرنے کے لئے نظام جماعت کی ذمہ داری

اس پہلو سے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا، کمزوریاں بھی آتی چلی جاتی ہیں۔ ایک دفعہ آپ زور لگاتے اور کوشش کرتے ہیں تو نماز میں حاضری کا معیار بڑھ جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد نماز گرنے لگتی ہے۔ پھر زور لگاتے ہیں تو معیار بڑھنے لگتا ہے اور بعض دنوں میں جب زیادہ توجہ دی جاتی ہے تو خدا کے فضل سے مسجدوں کے متعلق احساس ہوتا ہے کہ چھوٹی رہ گئی ہیں۔ لیکن اس کے بعد پھر خالی برتن کی طرح خلخل کرتے ہوئے چند نمازی رہ جاتے ہیں اور مسجدیں قریباً خالی۔ اس لئے ہمیں اپنے نظام میں لازماً یہ بات داخل کرنی پڑے گی کہ سارا نظام بیدار ہوکر وقتاً فوقتاً نمازوں کی طرف توجہ دلائے، ساری جماعت کو جھنجھوڑ دے اور بیدار کردے اور اسے بتائے کہ نمازوں کے بغیر تم زندہ نہیں ہو اور نہ ہی زندہ رہ سکتے ہو۔ تمہیں لازماً عبادتوں کو قائم کرنا پڑے گا ورنہ تمہاری ساری کوششیں بیکار، بے معنی اور لغو ہوں گی۔

......**نماز کی حفاظت، جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے ہمارا اولین فرض ہے۔ ہمارے سارے نظام اس مرکزی کوشش کیلئے غلامانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ نظام اُوپر آجائیں اور یہ آقا یعنی عبادت کا مقام نیچے ہوجائے تو معاملہ بالکل الٹ ہوجائے گا پھر تو ویسی ہی بات ہوجائے گی کہ کشتی نیچے چلی جائے اور پانی اوپر آجائے۔** وہی چیز جو بچانے کا موجب ہوتی ہے وہ تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ حالانکہ پانی اور کشتی کا تعلق وہی رہتا ہے جو کشتی کے اوپر ہے وہ بھی پانی ہے اور جو کشتی کے نیچے ہے وہ بھی پانی ہے لیکن نسبت بدلنے سے نتیجہ الٹ نکل رہا ہے۔ یعنی اوپر کا پانی ہلاکت کا موجب بن جاتا ہے اور وہی پانی جب نیچے ہو تو بچانے کا موجب بن جاتا ہے۔ اس لئے نسبتوں کا درست ہونا ضروری ہے۔ **عبادت نظام جماعت کی غلام نہیں ہوگی بلکہ نظام، عبادت کا غلام ہوگا۔ ہم تبھی زندہ رہیں گے جب نظام جماعت عبادت کا غلام ہوگا۔**

سلسلہ کے کارکنان کو نمازوں میں دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ ہونا چاہئے

...... **بار بار نصیحت کے ذریعے کوشش کریں کہ تمام کارکنان نماز کے فریضے کی ادائیگی سے پیچھے نہ رہیں سوائے اس کے کہ کوئی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو۔ اسے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔** ٹانگوں کی بیماری ہے یا کمر کی تکلیف ہے یا اسی قسم کی اور کئی تکلیفیں ہوسکتی ہیں کہ انسان دفتر میں تو پہنچ جاتا ہے اور کرسی پر بیٹھ کر اپنے فرائض بھی ادا کر دیتا ہے لیکن باجماعت نماز کی توفیق نہیں پاسکتا۔ اس لئے جہاں تک شرعی مجبوریوں کا تعلق ہے ہم ان میں دخل نہیں دے سکتے۔ **لیکن واضح اور یقینی شرعی مجبوریوں کے سوا سلسلے کے سارے کارکنان کو نمازوں میں پیش پیش ہونا چاہئے اور دوسرے لوگوں کیلئے نمونہ بننا چاہئے**“۔

فرمایا: ”...... **اگر ہم ساری دنیا میں یہ کام کرنے میں کامیاب ہوجائیں اور احمدیوں کی بھاری اکثریت نماز پر اس طرح قائم ہوجائے کہ جہاں باجماعت نماز پڑھی جاسکتی ہے وہاں لازماً باجماعت نماز پڑھی جارہی ہو اور جہاں باجماعت نماز ممکن نہ ہو وہاں انفرادی نماز کا انتظام ہو اس کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے، توجہ کے ساتھ اور سوز و گداز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اس سے اتنی بڑی طاقت پیدا ہوجائے گی کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس جماعت کا مقابلہ نہیں کرسکیں گی۔ کجا یہ کہ چند دھاگے اللہ تعالیٰ سے ملے ہوئے ہوں اور وہ جو طاقت حاصل کر رہے ہوں وہ ساری جماعت میں بٹ رہی ہو اور کجا یہ کہ ہر شجر کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوں اور ہر شجر کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کے پھل لگ رہے ہوں**“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 1983ء)

(باقی آئندہ)

”انہیں کہنا دسمبر آ گیا ہے“

چلے آؤ تمہاری راہ گزر پر
یہ شہرِ غم برہنہ پا کھڑا ہے
یہ جاں اب تک قطاروں میں لگی ہے
یہ دل اب تک پرالی پر پڑا ہے

(مبشر احمد محمود۔ ربوہ)

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

غیب کا علم خداتعالیٰ کے پاس ہے جبکہ نبی وہ ہوتا ہے جس کو خود اللہ تعالیٰ مستقبل قریب و بعید کی خبروں کا غیر معمولی علم عطا کردے۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم میں شائع شدہ قریباً تین صد پچاس اشعار پر مشتمل منظوم کلام میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مستقبل قریب و بعید کے بے شمار واقعات اور مناظر کا واضح ترین نقشہ کھینچا ہے۔ جنگ عظیم وغیرہ کی خبریں تو بالکل واضح ہیں، حتی کہ آپؑ نے عصرجدید کی انتہائی تباہ کن آفت Tsunami کا بھی ذکر فرمادیا ہے، گو سمندر میں زلزلہ کے زیر اثر لہریں اٹھنے کا تصور قبل مسیح کی یونانی کتب میں درج ہے لیکن سمندروں میں زلزلہ کے اثرات اور سونامی کے جنم لینے پر زیادہ تحقیقات حالیہ برسوں کی ہیں۔

مثلاً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہوجائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رُودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کردے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اُڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
مضمحل ہوجائیں گے اس خوف سے سب جنّ وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

اسی طویل نظم میں آپؑ نے زارِروس کے انجام کی خبر دی ہے جو ہمارے آج کے مضمون کا عنوان ہے اور جو اپنے وقت کی دنیا کا سب سے طاقتور بادشاہ ہوا کرتا تھا۔

زارروس کے ساتھ ساتھ آپؑ نے ''پوشاکیں برنگ یاسمن'' اور ''درختان چنار'' فرما کر روس کی انتہائی خون ریز خانہ جنگی (1917ء تا 1922ء) میں برسرپیکار دونوں افواج کا حلیہ بھی بتا دیا ہے جو آج تک تاریخ کے طلباء کو White Army اور Red Army کے عنوان سے پڑھایا جارہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق دنیا کے طاقتور ترین بادشاہ کی حالت زار ہونے کا آغاز اس کی حین حیات میں شروع ہوا اور وہ حالت زار ہوئی کہ اس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

غیر معمولی رقبہ پر مشتمل ملک روس کے شاہی خاندان کی صدیوں پر مشتمل طویل، شان وشوکت سے بھری تاریخ جس کا دائرہ نظام حکومت سے لے کر طاقتور چرچ کو اپنے قابو میں رکھنے تک تھا، کو چھوڑتے ہوئے اگر ہم دیکھیں تو زارروس نکولس دوم کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش خبری کے مطابق قابل رحم حالت ہوئی۔ 15مارچ 1917ء کو بادشاہ باغیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا، تخت وتاج سے دست برداری کا اعلان کیا۔ پہلے پہل چونکہ ملک کی حکومت کی بھاگ ڈور سابق شاہی خاندان کے ہی ایک فرد شہزادہ دلوؤ کے ہاتھ میں تھی، اس لئے زار روس اور اس کی بیوی اور بچوں سے احترام کا سلوک ہوتا رہا۔ مگر بالشویک انقلاب کے بعد زار پر عرصہ حیات تنگ ہونے لگا۔ اولاً اس کو ٹوبالسک جیل میں خاندان سمیت بھیجا گیا۔ وہاں اسے تنگ وتاریک مکان میں رکھا گیا۔ زار کو مزید ذلیل کرنے کے لئے بعد ازاں ایک چھوٹے سے قصبہ ایکٹرنبرگ بھیج دیا گیا۔ جہاں اس کو خاندان سمیت ایک بوسیدہ مکان میں رکھا گیا۔ روس کے موسمی حالات سے باخبر لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے لئے مخصوص اس مکان میں سردی سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ پھر کمیونسٹ حکومت نے کھانے میں بھی کمی کرنی شروع کردی اور دن میں صرف دو بار کھانا دیا جانے لگا اور وہ بھی نہایت ہی ناقص قسم کا۔ یہاں زار سے سڑکوں کی صفائی، جھاڑو پھیرنے اور آری سے لکڑی چیرنے کی مشقت لی جانے لگی۔ مزید برآں معمولی سپاہی زار کے خاندان کے ساتھ انتہائی انسانیت سوز سلوک کرتے، اس کے بچوں پر تشدّد کرتے، بیہودہ مذاق کرتے، حتی کہ نوعمر شہزادیوں سے وہ سلوک بھی کیا گیا جس کا ذکر اس مؤقر جریدہ کے صفحات پر لکھنا مشکل لگ رہا ہے، جبکہ یہ سفّاک سلوک زارینہ کو زبردستی دکھایا گیا۔

بالآخر 16جولائی 1918ء کو ایک یہودی داروغہ جیل کی نگرانی میں رات کے وقت زار روس اور اس کے خاندان کو اچانک جگایا گیا اور ایک روایت کے مطابق ان سب کو غلط معلومات دے کر جلدی جلدی تہہ خانے میں ملازمین سمیت جمع کرکے گولیوں سے بھون دیا گیا اور چند دنوں کے بعد لاشوں کو تیل ڈال کر جلا دیا گیا۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی چودہ سال کے اندر غیر معمولی حالات میں پوری ہوگئی۔

(ملخّص از روس میں انقلابات، ازمحمد اسماعیل منیر، صفحہ:31 تا37 لاہور آرٹ پریس، انارکلی لاہور، ایڈیشن 1994ء)

جب اس واقعہ کی خبریں ہندوستان پہنچیں تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مضمون لکھ کر عوام الناس کو متوجہ فرمایا مگر بعض کج طبائع نے اس پر بھی بعض اعتراض کئے جن کا آپ رضی اللہ عنہ نے جواب عنایت فرمایا۔ تفاصیل انوارالعلوم جلد سوم میں موجود ہیں۔

اس حالت زار کے تسلسل میں اب اگر ہم 2015ء میں بی بی سی اور رائٹرز کی ویب سائٹ سے ماخوذ معلومات کے مطابق دیکھیں تو روسی شاہی خاندان کے قتل کی تفتیش کے دوبارہ آغاز کے عنوان سے بتایا گیا ہے کہ تفتیش کاروں نے روس کے آخری زار اور ان کی اہلیہ کی قبر کشائی کی ہے تا 1918ء میں شاہی خاندان کے قتل کی دوبارہ تفتیش کی جاسکے۔

زار نکولس دوم اور ان کی اہلیہ الیگزنڈرا کی لاشوں کے نمونوں کے ساتھ الیگزنڈر دوم (نکولس کے دادا) کی خون سے بھری یونیفارم سے نمونے لئے گئے جن کو 1881ء میں قتل کیا گیا تھا۔

اس مقتول خاندان کی تدفین سینٹ پیٹرز برگ میں چرچ کے قبرستان میں کی گئی ہے۔ انقلابی بالشویکوں نے 1918ء میں اس خاندان کو تہہ خانے میں قتل کردیا تھا، تاہم راسخ الاعتقاد کلیسیا کا مطالبہ ہے کہ ان کے قتل کی دوبارہ تحقیق کروائی جائے۔

اس قتل کے بارہ میں تنازعہ 1998ء تک چلتا رہا جب ڈی این اے ٹیسٹ نے یہ بات ثابت کردی کہ 1991ء میں روسی علاقہ اورال سے ملنے والی اجتماعی قبر میں اسی خاندان کے افراد کی لاشیں تھیں۔

زار نکولس دوم، الیگزنڈرا، ان کی چار بیٹیاں، بیٹا اور چار شاہی اہلکاروں کو ایک ساتھ قتل کیا گیا تھا۔

ڈی این اے ٹیسٹ رپورٹ کے باوجود قدامت پسند، راسخ العقیدہ چرچ مطمئن نہیں کیونکہ شاہی خاندان کی ایک بیٹی ماریا، اور بیٹے الیکسی کی لاشیں اورال کے ایک مختلف علاقہ سے 2007ء میں دریافت ہوئی تھیں۔ روسی حکام ان دونوں بچوں کی باقیات کو بھی سینٹ پیٹرک برگ کے کیتھیڈرل میں شاہی خاندان کے ساتھ دفن کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر کلیسیا ان دونوں افراد کے شاہی خاندان سے ہونے کا ثبوت اور تصدیق مانگ رہا ہے۔

زار روس، اہلیہ اور تین بیٹیوں کو باضابطہ طور پر 17/جولائی 1998ء میں قتل کے 80 سال بعد دفن کیا گیا تھا۔ اس بدنصیب شاہی خاندان کے دو بچوں کی باقیات تاحال روس کے سٹیٹ آرکائیو میں پڑی ہیں اور توقع کی جارہی ہے کہ شاید قتل کے 100 سال بعد ہی ان کو والدین کے پہلو میں دفن کی صورت نکل آئے۔

کیا ''حالِ زار'' اس کے علاوہ کسی اَور حال کو کہا جاتا ہے؟

قارئین کرام! ایک عام فہم بات ہے کہ اگر ایک شخص کسی موضوع پر دو بظاہر ناممکن امور کی خبر دے اور ان میں سے ایک بات فوراً وقوع پذیر ہوجائے تو دوسری خبر کے سچا ہونے کا یقین بڑھ جاتا ہے۔

زارروس کے علاوہ علاقہ روس کے بارہ میں بعض اور پیش خبریاں بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔''

(تذکرہ، مجموعہ الہامات، کشوف ورؤیا حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ صفحہ:691، ایڈیشن 2004ء)

☆......22 جنوری 1903ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک رؤیا کے ذریعہ خبر دی کہ:

''دیکھا کہ گویا زارروس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے (اور ایک عجیب سیاہ رنگ کا ہے جیسے انگریزی کارخانوں میں روغنی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہیں) اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے اور میں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شائد بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی''۔

(تذکرہ، صفحہ 378-377 ایڈیشن 2004ء)

انہی پیش گوئیوں کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کی پیشگوئی موجود ہے جس میں آپ کو زار روس کی تباہی کی خبر دی گئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اب دوسری پیشگوئی یہ ہے کہ ایک دن روس کی حکومت بدل کر ایسے رنگ میں آجائے گی کہ اس کا عصا حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا کہ آپ کو قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں مگر وہ کنجیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت عمر کے ہاتھ میں آئیں۔ اسی طرح گو زارِروس کے عصا کے متعلق یہ دکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ عصا حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ میں دیا مگر انبیاء کے ذریعے جو پیشگوئیاں کی جاتی ہیں وہ سب کی سب ان کے ہاتھ پر پوری نہیں ہوتیں بلکہ ان میں سے اکثر ان کی جماعتوں کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں اور اس پیشگوئی کے متعلق بھی ایسا ہوگا۔ یہ خیالی بات نہیں بلکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ روس کی خرابیوں کو درست کرنا اور ان کے نظام کی اصلاح کرنا اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور ایک دن روس کے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوکر اس کے بیان کردہ نظام کو اپنے ہاں جاری کریں گے۔ پس جلد یا بدیر کمیونزم کا نظر آنے والا زبردست خطرہ دُور ہوجائے گا اور لوگوں کو معلوم ہوجائے گا کہ دنیا کی خرابیوں کی اصلاح اور ان کے دکھوں کا علاج صرف اسلامی تعلیم میں ہی پایا جاتا ہے۔''

(اسلام کا اقتصادی نظام از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ: 122 فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

☆......☆......☆

ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ہومیو پیتھک نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حفظِ ماتقدم کے طور پر درج ذیل نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر خاص وعام کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

هو الشافی

بڑی عمر کے افراد کے لئے:

1. Carcinosin CM
2. Radio Brom CM

10سال سے 15سال کے بچوں کے لئے:

1. Carcinosin 1000
2. Radio Brom 1000

10سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے:

1. Carcinosin 200
2. Radio Brom 200

پہلے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک لیں اور دوسرے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں۔ پھر تیسرے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک اور چوتھے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں اور اسی ترتیب سے بچے اور بڑے سب دونوں دواؤں کی تین سے چار خوراکیں لیں۔

(حفیظ احمد بھٹی۔لندن)

بقیہ خطبہ عید الفطر از صفحہ نمبر 20

بقیہ خطبہ عید الفطر از صفحہ نمبر 20

ہر احمدی بلکہ مالی لحاظ سے اپنے سے کمتر احمدی یا ہر مسلمان جو آج عید منا رہا ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اپنے بچوں کو اچھا کھلا سکے، اس کے بچوں کو آج کے دن اچھا کھلانے کا سامان مہیا فرمائیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام کے تحت بھی اور انفرادی طور پر بھی احمدی گزشتہ کئی سالوں سے جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس طرف خاص طور پر زور دیا اور تحریک فرمائی بہت توجہ دے رہے ہیں لیکن ابھی بھی میرے خیال میں اس میں بہت گنجائش ہے۔ بہت سے ملکوں میں ابھی ضرورت ہے کہ اس طرف اور توجہ دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ:

’’جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا ہے اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔...... خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی، نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم، غیر مسلم کی قید اٹھا دو اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے۔ یہ بھی رَحِیْمٌ لِّلْعَالَمِیْن ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے‘‘۔ (خطبات نور صفحہ 3)

تو یاد رکھیں کہ آج عید کے دن ہی صرف اچھا کھلا کر کام ختم نہیں کر دینا کہ ہم نے غریبوں کو اچھا کھلا دیا۔ بلکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت سے احمدی غریبوں کے گھر میں گئے ہوں گے، ان کے ساتھ عید کی خوشیاں Share کی ہوں گی یا کر رہے ہوں گے کیونکہ وقت کے لحاظ سے بہت ملکوں میں عید ہو چکی ہے اور بعض جگہوں میں ہو رہی ہے۔ تو جس طرح آج کے دن آپ نے ان کا خیال رکھا ہے یا خیال رکھنے کا ارادہ کیا ہے ایسے رابطوں کو توڑیں نہیں۔ ان رابطوں کو قائم رکھیں بلکہ اس طرح قائم رکھیں کہ ان گھروں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر ان کی حتی المقدور مدد بھی کرتے رہیں۔ نظام جماعت کو بھی بتاتے رہیں کیونکہ بعض دفعہ بعض لوگ نظام کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ تو پتہ لگتا رہے کہ نظام بھی جائزہ لے کر ان لوگوں کا خیال رکھتا ہے۔ اور حسب وسائل ان کی مدد بھی کی جاتی ہے۔ کوشش کریں کہ جب ان سے تعلقات قائم ہوں اگر کوئی کم ہمتی کی وجہ سے یا بعض لوگوں کو عادتاً کام نہ کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے، باقاعدگی سے کام نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو سمجھا کر ان کو کام پر لگوائیں کیونکہ یہ مسلسل رابطوں سے ہی ممکن ہے۔ تو یہ رابطہ جاری رہے گا اور عید کے بعد یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی اپنے ماحول میں کم استطاعت والے افراد کو اٹھانے کی کوشش کرے تو وہی شخص جس کی اس سال آپ نے مدد کی ہے اور وہ آپ کی مدد کا محتاج تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اگلے سال عید پر وہ دوسروں کی مدد کر رہا ہو اور دوسروں کے ساتھ خوشیاں Share کر رہا ہو۔ اس طرح معاشی حالات کے ساتھ ساتھ اخلاقی معیار بھی بلند ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ بہت ساری اخلاقی برائیاں، معاشی کمزوریوں کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ جب اخلاقی معیار بلند ہوں گے تو ماحول میں بھی نیکیاں جنم لینا شروع کر دیں گی۔ غریب اور ضرورت مند آدمی بعض دفعہ تنگی کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ معاشرتی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو جب تنگ ہوتا ہے تو بعض ناجائز کام بھی کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو، اس کی عبادت کو بھی بھول جاتا ہے۔ جب نیک آدمی کے ساتھ اس طرح کے تعلقات قائم ہوں گے تو اس نیک آدمی کے ساتھ لگ کر بعض ایسی نیکیاں بجا لانے کی بھی ان کو توفیق ملے گی جن کی طرف وہ پہلے پوری توجہ نہیں کرتے۔ اور اس طرح یہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ ایک پاک معاشرہ قائم ہو جائے گا۔ نیکی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا بھی مضبوط تعلق قائم ہوگا اور جس کے ساتھ نیکی کی جا رہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے زیر اثر ان لوگوں کو بھی جن کو پہلے خیال نہیں آتا اپنے پیدا کرنے والی کی طرف جھکنے کی توجہ پیدا ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ مَیں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔ اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تُو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبرگیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 281-282۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو دیکھیں جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اخلاص سے کیا ہوا کام اور اپنے بھائی کی مدد کہ وہ غربت کے دائرے سے باہر نکلے تو ایسے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایسے شخص کو مختلف طریقوں سے نوازتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ایسا شخص اللہ کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو سکتا ہے۔ نیکی اور پارسائی میں بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے دل کو سکینت، چین اور طمانیت عطا فرماتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’غرض جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے اُسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔ لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپروا اور لااُبالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا‘‘۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 91۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس کے علاوہ اصل اور بنیادی بات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جیسا کہ فرمایا: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اس کا ذکر مَیں مختصراً اوپر کر آیا ہوں۔ تو ہم نے آج اس عید کے دن یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ تیس یا انتیس دنوں میں ہم نے جن نیکیوں کو کرنے کی عادت ڈالی ہے ان پر ہم قائم رہیں گے۔ جن باتوں کی چاٹ ہمیں لگ چکی ہے وہ بڑھے گی کم نہیں ہوگی اور اے اللہ! تیری عبادتوں کے مزے لوٹ کر ہم نے جو اطمینان قلب حاصل کیا ہے اس کو ہم ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری تو صرف یہ دعا ہے کہ ہمیں اب ان باتوں پر قائم رکھ اور دوام بخش کیونکہ تیری مدد اور تیرے فضل کے بغیر تجھے پانا بھی ممکن نہیں۔ اے خدا تو ہماری روحانیت کو محض اور محض اپنے فضل سے اس معیار تک لے جا کہ جہاں ہمیں تیرا یہ پیغام ملے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اے خدا اس معیار کا اطمینان ہمیں نصیب کر۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری رمضان کی قربانی قبول ہوئی اور ہمیں عید کی حقیقی خوشی بھی میسر آ گئی۔ جب یہ دعا کرتے ہوئے ہم آج کی عید سے گزریں گے تو ہمیں اپنی آئندہ نمازوں کی حفاظت کرنے کا بھی خیال رہے گا۔ ہمیں نظام جماعت کی پابندی کا بھی خیال رہے گا۔ ہمیں خلیفۂ وقت کی اطاعت کا بھی خیال رہے گا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کا بھی خیال رہے گا۔ ہمیں عہد بیعت کو نبھانے کا بھی خیال رہے گا۔ یہ ساری چیزیں اکٹھی ہوتی ہیں۔ غرض اس طرح ہر نیکی کی طرف ہمیں قدم بڑھانے کی اور ہر بدی کو چھوڑنے کی ہمیں توفیق ملے گی۔ اور اس طرح عباد الرحمٰن بن کر ہم اپنی عیدوں کو زینت بخشیں گے، ان کو پُر رونق کریں گے۔ اگر عباد الرحمٰن نہیں بنتے تو عیدوں کی خوشیاں تو بالکل عارضی خوشیاں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی عیدوں کو کس طرح مناؤ۔ فرمایا اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تکبیر وتہلیل اور حمد وثنا کرتے ہوئے اور خدا کی تقدیس ظاہر کرتے ہوئے اپنی عیدوں کو زینت بخشو۔

(حلیہ لابن نعیم)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اے نفس خدا کے ساتھ آرام یافتہ اپنے ربّ کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تُو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری بہشت کے اندر آ جا............ یاد رکھنا چاہئے کہ اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے اور تمام اطمینان اور سرور اور لذّت اس کی خدا میں ہی ہو جائے۔ یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔ اس حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا اور وفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے اور دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے۔ اسی درجہ پر پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پر ڈالا گیا ہے درحقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے جس سے اس کی روح نشوونما پاتی ہے اور جس پر اس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے اور اس کے نتیجہ کا حصول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں ہے۔ اسی مقام پر یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ وہ ساری ملامتیں جو نفس لوّامہ انسان کا اس کی ناپاک زندگی پر کرتا ہے اور پھر بھی نیک خواہشوں کو اچھی طرح ابھار نہیں سکتا اور بری خواہشوں سے حقیقی نفرت نہیں دلا سکتا اور نہ نیکی پر ٹھہرنے کی پوری قوت بخش سکتا ہے۔ اس پاک تحریک سے بدل جاتی ہیں جو نفس مطمئنّہ کے نشوونما کا آغاز ہوتی ہے۔ اور اس درجہ پر پہنچ کر وقت آ جاتا ہے کہ انسان پوری فلاح حاصل کرے اور اب تمام نفسانی جذبات خود بخود افسردہ ہونے لگتے ہیں اور روح پر ایک ایسی طاقت افزا ہوا چلنے لگتی ہے جس سے انسان پہلی کمزوریوں کو ندامت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس وقت انسانی سرشت پر ایک بھاری انقلاب آتا ہے اور عادت میں ایک تبدّلِ عظیم پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنی پہلی حالتوں سے بہت ہی دُور جا پڑتا ہے، دھویا جاتا ہے اور صاف کیا جاتا ہے اور خدا نیکی کی محبت کو اپنے ہاتھ سے اس کے دل میں لکھ دیتا ہے اور بدی کا گند اپنے ہاتھ سے اس کے دل سے باہر پھینک دیتا ہے۔ سچائی کی فوج سب کی سب دل کے شہرستان میں آ جاتی ہے اور فطرت کے تمام بُرجوں پر راستبازی کا قبضہ ہو جاتا ہے اور حق کی فتح ہوتی ہے اور باطل بھاگ جاتا ہے اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے۔ اس شخص کے دل پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہر ایک قدم خدا کے زیر سایہ چلتا ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 378-379)

آج جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ صرف اگلے جہان کے لئے نہیں اس پر عمل کرنے سے اس دنیا کی جنتیں بھی مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اطمینان قلب نصیب فرمائے۔ اپنے زیر سایہ ہمیں چلائے، اپنی معرفت ہمیں عطا کرے۔ ہماری عید صرف ظاہری خوشیوں اور شور شرابے والی عید نہ ہو بلکہ اس کا حقیقی عرفان ہمیں میسر آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں دونوں جہان کی جنتوں کا وارث بنائے۔

ابھی خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں کل کے درس کی دعائیں جو تھیں وہ دہرائی تو نہیں جا سکتیں جو یاد رہ سکتی ہیں یاد رکھیں، ذہن میں رکھیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ضرور دعا کریں۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے لئے دعا کریں اور عالم اسلام کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆......☆......☆

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولوی سیّد غلام محمد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28 جولائی 2011ء میں حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب مہاجر افغانستان کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ آپ حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف صاحب شہید کے شاگرد تھے اور آپ ہی کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی اور آپ ہی کے طفیل احمدیت قبول کی۔ حضرت شہید مرحوم کے سانحہ شہادت کے بعد احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کو بھی بڑی تکالیف جھیلنا پڑیں۔ مدتوں گوشہ نشین رہے مگر دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ کئی بار گرفتار ہوئے اور قید میں ڈالے گئے۔

ایک بار کابل کے اکثر احمدی پکڑے گئے اور انہیں دردناک طریقے سے مارنے پیٹنے کے بعد جیل میں ڈال دیا گیا۔ کئی احمدی ان دکھوں کی تاب نہ لاکر جیل ہی میں شہید ہوگئے اور باقی جرمانہ کی بھاری رقوم ادا کرکے رہا ہوئے۔ ان دنوں میں حضرت مولوی صاحب کے خلاف بھی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے لیکن اتفاقاً آپ کہیں سفر پر تھے۔ گھر آنے پر حالات کا علم ہوا تو آپ انگریزی علاقہ میں آگئے۔ اس کے بعد جب امان اللہ کی حکومت نے احمدیوں کی آزادی کا فرمان جاری کیا تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ مگر جب علماء نے دوبارہ مخالفت کی آگ بھڑکا کر بعض احمدیوں کو قید اور بعض کو شہید کرادیا تو آپ اہل و عیال کے بغیر ہجرت کرکے قادیان تشریف لے آئے جہاں 28 جولائی 1932ء کو حضرت مولوی صاحب نے قریباً پچپن سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

2015ء میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

2/جنوری 2015ء - جلد 22 شمارہ 01

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ کی اہلیہ حضرت امۃ الرحیم صاحبہؓ کی شفایابی
☆ حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ ازمکرمہ مبارکہ مسعود صاحبہ
☆ محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ازمکرم محمد خالد گورایہ صاحب
☆ محترم پروفیسر چودھری خلیل احمد صاحب
ازمکرم ابن کریم صاحب
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک طویل نظم سے انتخاب:
’’نہیں ہتھیار ایسا کُل جہاں میں‘‘
☆ مکرمہ اے آر بدر صاحبہ کی ایک نعت میں سے انتخاب:
’’کمالاتِ نبوت جس قدر تھے سب کے تم خاتم‘‘

9/جنوری 2015ء - جلد 22 شمارہ 02

☆ محترم چودھری رشید احمد صاحب (انٹرنیشنل پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ) ازمکرمہ ناصرہ رشید صاحبہ

16/جنوری 2015ء - جلد 22 شمارہ 03

☆ محترم ماسٹر محمد اسلم ناصر صاحب ازمکرم ابن کریم صاحب
☆ محترمہ سلمیٰ مطہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالرشید فاروقی صاحب مرحوم ازمکرم منور علی شاہد صاحب
☆ محترم راجہ علی محمد صاحب سابق امیر ضلع گجرات
ازمکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

23/جنوری 2015ء - جلد 22 شمارہ 04

☆ حضرت چودھری مظہرالحق خان صاحبؓ
ازمکرم رانا عبدالرزاق خانصاحب
☆ محترم منیر احمد شیخ صاحب شہید (سابق امیر ضلع لاہور)
ازمکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب
☆ محترم چودھری عبدالستار خاں صاحب کاٹھگڑھی
ازمکرم چودھری عبدالرزاق خان صاحب کاٹھگڑھی
☆ محترم احمد بخش خان صاحب ازمکرم رفیع احمد رند صاحب
☆ مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب کی غزل سے انتخاب:
’’موسموں کے ساتھ ہی بدلیں رسومِ گلستاں‘‘

30/جنوری 2015ء - جلد 22 شمارہ 05

☆ حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ ازمکرم شکیل احمد ناصر صاحب
☆ محترم خواجہ عبدالحئی صاحب ازمکرم ابن آدم صاحب

6/فروری 2015ء - جلد 22 شمارہ 06

☆ 1910ء میں وفات پانے والے چند صحابہؓ (حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ + حضرت سید احمد علی شاہ صاحب + حضرت میاں قطب الدین خان صاحب + حضرت مولوی محمد صادق صاحب + صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب + حضرت جنت بی بی صاحبہؓ + حضرت احمد بی بی صاحبہؓ + مائی مہرو صاحبہؓ)
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم محمد بدر بادو صاحب (آف گھانا۔ حال UK) کا انٹرویو
☆ خدام الاحمدیہ امریکہ کا ریڈیو پروگرام "Real Revolution"
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
’’چاہت کی یہ رُوداد رقم ہوکے رہے گی‘‘

13/فروری 2015ء - جلد 22 شمارہ 07

☆ حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن ازمکرم توقیر آصف صاحب
☆ محترم منیر احمد شیخ صاحب شہید (سابق امیر ضلع لاہور)
ازمکرمہ آصفہ اسلم صاحبہ
☆ امریکہ کے چند نومبایعین کی قبولِ احمدیت کی داستان
☆ مکرمہ ناہید خالد ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’اس کو ہے تقدیر نے نظروں سے اوجھل کردیا‘‘

20/فروری 2015ء - جلد 22 شمارہ 08

☆ ’’سیّدی ابّا‘‘ (سیرت حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہ اللہ)
ازمکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

27/فروری 2015ء - جلد 22 شمارہ 09

☆ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی یاد (ازمحترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب + محترم کرنل داؤد احمد صاحب + محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب + محترم چودھری محمد علی صاحب)
☆ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی قبولیت دعا (حضورؒ کے بیان فرمودہ چند واقعات کے علاوہ مکرم میاں محمد اسلم صاحب + محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب + محترم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب اور مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب کے بیان کردہ واقعات)
☆ محترمہ صاحبزادی امۃالقدوس بیگم صاحبہ کی (حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی وفات پر کہی گئی) نظم میں سے انتخاب:
’’آنکھ جس کی یاد میں ہے خونچکاں رخصت ہوا‘‘

6/مارچ 2015ء - جلد 22 شمارہ 10

☆ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ
ازمحترمہ طاہرہ رشید الدین صاحبہ
☆ جرمن خاتون فریدہ ثروت صاحبہ کا قبول اسلام
ازمکرمہ نسیم رفیق صاحبہ اور مکرمہ شگفتہ عزیز شاہ صاحبہ
☆ جمیکا اور بہاماس کا تبلیغی سفر از Mr. Micah Tahir
☆ محترمہ نورجہاں صاحبہ بیگم مرزا عبدالرحیم بیگ مرحوم
ازمحترمہ مریم اقبال صاحبہ
☆ مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب شہید ازمحترمہ امۃالباسط صاحبہ
☆ طاہر ہسپتال نگرپارکر (سندھ) میں وقف عارضی
ازمکرمہ ڈاکٹر نصرت شاہین صاحبہ
☆ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ امریکہ کی برکات
☆ مکرم ڈاکٹر مہدی علی چودھری صاحب کی نظم سے انتخاب:
’’اے رات! ستاروں سے کہہ دے،......‘‘

13/مارچ 2015ء - جلد 22 شمارہ 11

☆ حضرت مسیح موعودؑ اور تربیتِ اولاد ازمکرم عبدالکبیر قمر صاحب
☆ محترم شیخ خورشید احمد صاحب (سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ) کی وفات
☆ مکرمہ رضیہ اختر صاحبہ ازمکرمہ ف۔ انور ورک صاحبہ
☆ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد حنیف صاحب (سابق امیر بلوچستان)
ازمکرم عبدالقدوس ناصر صاحب

20/مارچ 2015ء - جلد 22 شمارہ 12

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی بچوں پر شفقت ازمکرم محمد اکرام صاحب

27/مارچ 2015ء - جلد 22 شمارہ 13

☆ محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب
ازمکرم نصراللہ بلوچ صاحب
☆ محترمہ حسین بی بی صاحبہ ازمکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب
☆ مکرم رانا عبدالغفور خاں صاحب کاٹھگڑھی
ازمکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب
☆ مکرمہ مریم منور صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
’’مجھ سے کھونے لگی ہے لذّتِ عشق‘‘

3/اپریل 2015ء - جلد 22 شمارہ 14

☆ محترم مولانا ظہور حسین صاحب ازمکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب
ازمکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب
☆ حضرت مولوی غلام حیدر صاحبؓ اور حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ ازمکرم مولانا نصراللہ خان ناصر صاحب
☆ محترم محمد حسین ملہی صاحب ازمکرم نثار احمد ملہی صاحب
☆ مکرم الحاجی محمد بعید وامین صاحب
ازمکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب
☆ مکرمہ خدیجہ سلطانہ صاحبہ کے حمدیہ کلام میں سے انتخاب:
’’میں تجھ سے مانگتی ہوں‘‘

10/اپریل 2015ء - جلد 22 شمارہ 15

☆ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
ازمکرم محمد ادریس چودھری صاحب
☆ حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق ناظر بیت المال
ازمکرم چودھری محمد ادریس صاحب
☆ محترم چودھری حفیظ الدین خانصاحب ایڈووکیٹ (المعروف بھائی لالی) ازمکرم ماجد منظور طاہر صاحب
☆ مکرم وسیم احمد صاحب شہید ازمکرم رانا مبارک احمد صاحب
☆ مکرمہ ر۔ اظہر صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’ایک سجدہ کیا اور امر ہوگئے‘‘

17/اپریل 2015ء - جلد 22 شمارہ 16

☆ مکرم عبدالمنان صاحب ازمکرم رانا مبارک احمد صاحب
☆ مکرم محمد اسلم صاحب بھروانہ شہید
ازمکرم صفدر علی وڑائچ صاحب
☆ مکرم سید عباس علی شاہ رضوی صاحب
ازمکرم یوسف بقاپوری صاحب
☆ محترم حکیم احمد صاحب ازمکرم محمد خالد گورایہ صاحب
☆ کان کا موم ازمکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب
☆ مکرم خورشید احمد پربھاکر صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’اے شہیدِ احمدیت! ہوسدا فائز المرام‘‘

24/اپریل 2015ء - جلد 22 شمارہ 17

☆ محترم غلام دستگیر صاحب (سابق امیر ضلع فیصل آباد)
ازمکرمہ ث۔ کوثر صاحبہ
☆ محترم چودھری شرف الدین صاحب داراپوری
ازمکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب میلو
☆ مکرم سید مبشرات احمد صاحب
ازمکرمہ پروفیسر سیّدہ نسیم سعید صاحبہ
☆ مسجد قمر (دارالصدر غربی ربوہ) کی ابتدائی تعمیر
ازپروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب
☆ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ کے کلام سے انتخاب:
’’اللہ کیا عجیب یہ نعمت نماز ہے‘‘

یکم مئی 2015ء - جلد 22 شمارہ 18

☆ جنگ بدر میں فرشتوں کا نزول اور ابوجہل کی ہلاکت
ازمکرم جلال الدین شاد صاحب
☆ مکرم محمد مقصود احمد صاحب کی تصنیف ’’مجاہد ہنگری‘‘ (محترم کیپٹن حاجی احمد خان ایاز صاحب) پر تبصرہ
ازمکرم فخرالحق شمس صاحب
☆ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب ازمکرم محمد الیاس منیر صاحب
☆ مکرم عمیر احمد ملک صاحب (شہید لاہور)
ازمکرم اقبال احمد عابد صاحب
☆ مکرم داؤد احمد صاحب (پولیس) اور مکرم منیر احمد صاحب (فوج) کی وطن کے لئے شہادت
☆ محترمہ رمضان بی بی صاحبہ ازمکرمہ ن۔ نعیم صاحبہ
☆ تائیدالٰہی کے ایمان افروز واقعات
ازمکرم چودھری شبیر احمد صاحب (سابق وکیل المال اوّل)
☆ محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب (والد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب) ازمکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ
☆ مکرم عطاء القدوس طاہر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
’’آخری سانس تلک ساتھ نبھانا ہے ابھی‘‘
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’لذّتیں بکھری ہوئیں ہیں شش جہت میں ہر طرف‘‘

8/مئی 2015ء - جلد 22 شمارہ 19

☆ 1911ء میں وفات پانے والے چند صحابہؓ (حضرت حافظ احمد الدین صاحبؓ + حضرت حاجی شیخ الٰہی بخش صاحبؓ + حضرت میاں کریم بخش صاحبؓ + حضرت چودھری عنایت اللہ خانصاحبؓ + حضرت مولوی مہر بخش صاحبؓ + اہلیہ حضرت میاں سردار خانصاحبؓ کپورتھلوی + حضرت برکت بی بی صاحبہؓ + حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ + حضرت مہراں بی بی صاحبہؓ + محترم میاں محمد یٰسین صاحب) ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

15/مئی 2015ء - جلد 22 شمارہ 20

☆ حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ (لاہور) اور حضرت امۃالعزیز بیگم صاحبہؓ (گوجرانوالہ) ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترم مولوی عبدالکریم صاحب ہلاپوری
ازمکرم محمد اسلم سجاد صاحب
☆ محترم رانا عطاء الکریم صاحب نون
ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب
☆ مکرم قادر بخش خانصاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’اک اور شجاعت کی کتھا ہم نے لکھی ہے‘‘

22/مئی 2015ء - جلد 22 شمارہ 21

☆ جماعت احمدیہ کی حقانیت اور خلافت احمدیہ کی برکات
ازمکرم عبدالماجد طاہر صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11/اپریل 2011ء میں جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے حوالہ سے مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

بھر بھر کے جھولیاں سبھی برکات لے چلے
اے قادیان! ہم تری سوغات لے چلے
دلہن بنا کے یاد کو دارالمسیح کی
ہم دل میں آرزوؤں کی بارات لے چلے
پھر یوں ہوا کہ ابر بھی برسا تھا ایک دن
انمول تھی جو آنکھوں کی برسات لے چلے
دشمن ہمارے شوقِ عبادت کو دیکھ کر
ناکامی، نامرادی کے خدشات لے چلے
ان کی نگاہِ ناز پہ افسوس کیجئے
سورج چڑھا ہے پھر بھی جو ظلمات لے چلے
اللہ کا یہ فرازؔ! کرم ہے کہ ہر طرف
فتح و ظفر ہمیں کو ہے، وہ مات لے چلے

29/مئی 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 22

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی پیشگوئی کے بروقت ظہور پر مشہور برطانوی مؤرخ مسٹر ٹوائن بی کی شہادت
ازمکرم مسعود احمد صاحب دہلوی

☆ اعجازِ خلافت۔ غیرمعمولی شفا کے واقعات
ازمکرم س۔ مسعود صاحب و مکرم ڈاکٹر اسد احمد صاحب

5/جون 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 23

☆ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ازمکرمہ ش۔گ صاحبہ

☆ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
ازمکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

☆ ایک پاکستانی قادیانی۔ عبدالسلام
ازمحترم ڈاکٹر مجاہد کامران صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ اردو ترجمہ: مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب)

☆ 2010ء میں وفات پانے والے چند مخلصین (مکرم الحاج محمد مطیع الرحمٰن صاحب + مکرم مولوی محمد احمد صاحب درویش قادیان + مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مصری + مکرم موسیٰ رستمی صاحب آف کسووو + مکرم مہدی ٹپانی صاحب آف زمبابوے + مکرم ڈاکٹر الحاج ابوبکر گائی صاحب آف گیمبیا)
ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب

☆ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''اطاعت میں محمدؐ کی مسیحائے زماں آیا''

12/جون 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 24

☆ محترم شیخ منیر احمد صاحب شہید (امیر لاہور)
ازمکرم ملک محمد افضل صاحب ریٹائرڈ سیشن جج

☆ محترم فضل الرحمٰن صاحب بھیروی ازمکرمہ ا۔ق۔ صبا صاحبہ

☆ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''تھا درود پاک کا آسرا کہ خبر ہو تیرے حبیب کو''

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''کی رقم ہم نے بھی عرشی داستاں سب سے الگ''

19/جون 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 25

☆ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب (صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان) کی وفات

☆ مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید ازمکرمہ بشریٰ سعید صاحبہ

☆ محترم سردار عبدالغنی صاحب شہید ازمکرم محمد اجمل شاہد صاحب

☆ مکرم مظفر منصور صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ہر ایک آن درود و سلام ہیں جس پر''

☆ مکرمہ عارفہ حلیم صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''دیارِ غیر میں احباب کو پیغام آیا ہے''

26/جون 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 26

☆ محترم میاں منیر احمد صاحب بانی
ازمکرم شریف احمد بانی صاحب

☆ مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب شہید ازمکرم خالد منیر صاحب

☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''پھر شہیدانِ وفا نے باب اک روشن کیا''

3/جولائی 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 27

☆ محترم مسعود احمد خورشید صاحب
ازمکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ

☆ محترم مولانا محمد جلیل صاحب
ازمکرمہ رشیدہ تسنیم خان صاحبہ

☆ محترم حافظ غلام محی الدین صاحب
ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

☆ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ہے شان بلند اس کی آنکھوں کا ستارا ہے''

☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''کچھ منتظر اپنی باری کے، کچھ مولا پہ قربان ہوئے''

10/جولائی 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 28

☆ مکرم ملک محمد نعیم صاحب ازمکرم محمد نعیم ملک صاحب

☆ حضرت چودھری محمد علی صاحبؓ کاٹھگڑھی
ازمکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

☆ مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب
ازمکرم محمد لطیف احمد صاحب

☆ ماہنامہ ''المنار'' انٹرنیٹ گزٹ کا تعارف

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کا قطعہ:
''دوستو! تم کو مبارک ہو کہ نکلا 'المنار'''

☆ تعلیم الاسلام کالج کا بابا شادی ازمکرم بشیر احمد رفیق صاحب

☆ مکرم مہدی علی چودھری صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''نہ جھکا سکو گے ہم کو، کہ وہ وقار ہیں ہم''

17/جولائی 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 29

☆ خلافت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات از مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

☆ مکرم ظفر محمد ظفر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ملّتِ بیضا مبارک تجھ کو رعنائی تری''

24/جولائی 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 30

☆ محترم عطاء محمد صاحب آف گولیکی ازمکرم وسیم احمد شمس صاحب

☆ محترم ماسٹر نذیر احمد نثار صاحب ازمکرم رانا نصیر احمد صاحب

☆ محترم رشید احمد طارق صاحب ازمکرم مظفر احمد خالد صاحب

☆ تعلیم الاسلام کالج کے شہید: مکرم مبشر احمد چدھڑ صاحب
ازمکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب

☆ محترم چودھری رشید احمد صاحب وڑائچ کی وفات

☆ مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''بلند اپنے سر کو کئے پھر رہا ہوں''

☆ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''آسمانی فیصلوں کے سامنے تدبیر کیا''

31/جولائی 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 31

☆ محترم انشاء اللہ خان صاحب اور محترم محمد شہزادہ خان صاحب
ازمکرم محمد شفیع خان صاحب

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب
ازمکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب

☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''مجھ سے سہمے ہوئے چہرے نہیں دیکھے جاتے''

7/اگست 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 32

☆ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یادیں
ازمکرم منظور احمد خان صاحب

☆ امریکی تہذیب کی جڑیں اور اسلامی ثقافت۔ جوناتھن Curiel کی تصنیف Al'America کا اردو خلاصہ
ازمکرم زکریا ورک صاحب

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''جواں جذبے ہمارے گر رہیں گے''

☆ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب:
''خونِ دل آنکھوں میں ہے، خونِ جگر آنکھوں میں ہے''

14/اگست 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 33

☆ حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ ابن روڑا خاں صاحب

☆ محترم شیخ خورشید احمد صاحب ازمکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

☆ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ ازمکرمہ ا۔م صاحبہ

☆ طفیل عامر صاحب کے مجموعہ کلام ''برفیلی دھوپ'' پر تبصرہ
ازخاکسار فرخ سلطان محمود

21/اگست 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 34-35

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی ذہانت کا اعتراف اور قبولیت دعا
ازمکرم ملک الطاف الرحمٰن صاحب

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی پُرکشش شخصیت اور پُرحکمت بیان
ازمکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب

☆ خلافت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت
ازمکرم عبدالسمیع خان صاحب

☆ حضرت حافظ مختار احمد صاحبؓ شاہجہانپوری
ازمکرم عبدالہادی ناصر صاحب

☆ مکرم حافظ محمد یار صاحب ازمکرم واحداللہ جاوید صاحب

☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب جو اُس ناقابلِ فراموش نظارہ سے متأثر ہوکر کہی گئی جب سالانہ جلسہ کے موقع پر بارش کے باوجود ہزاروں افراد کا مجمع دم سادھے حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر سنتا رہا تھا۔
''محبتوں کے نُور کی جھلک مجھے بھی یاد ہے''

☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''وہ دلربا، دل نشین چہرہ''

☆ مکرم فضل الرحمٰن نعیم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''اب کے ہمارا جلسہ اِک یادگار ہوگا''

4/ستمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 36

☆ نکاتِ معرفت

❀ حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد کہ ''ممنونِ احسان کو چاہئے کہ وہ جَزَاکَ اللّٰہ کہنے سے قبل اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے''۔

❀ ''حسن و عشق'' کے موضوع پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج) کا خطاب۔

☆ مکرم سید حسن خان صاحب کی کتاب ''سرزمین افغانستان اور شہداء احمدیت'' پر تبصرہ ازخاکسار ناصر محمود پاشا

☆ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب شہید ازمکرم شاہد کریم صاحب

☆ مکرم طاہر عارف صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''عہدِ وفا ہے جان پہ اِک قرض اب تلک''

11/ستمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 37

☆ حضرت میاں جان محمد صاحبؓ ولد میاں ساگر صاحب

☆ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب
ازمکرم سلطان محمد الٰہ دین صاحب

☆ پیٹ کے بل سونے کے طبّی نقصانات
ازمکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

☆ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''جس کا حبیب کوئی نہ کوئی رقیب ہے''

18/ستمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 38

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیتِ دعا کا معجزہ
ازحضرت سیّد غلام حسین شاہ صاحبؓ

☆ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی قبولیتِ دعا
ازمکرم پروفیسر عبدالحمید بھٹی صاحب

☆ مکرم مرزا اعجاز بیگ صاحب شہید ازمکرمہ طاہرہ بیگ صاحبہ

☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''احمدیت کے جواں سال علم بردارو!''

25/ستمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 39

☆ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا اور حفاظتِ الٰہی (حضرت مفتی محمد صادق صاحب + حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ + حضرت فیض الدین صاحب + حضرت حافظ محمد حسین صاحبؓ + حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ + حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ + حضرت مولانا محمد حسین صاحبؓ + حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحبؓ) ازمکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب:
''عشق و وفا کی ڈور سے خود کو باندھ لیا جب عروہ سے''

2/اکتوبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 40

☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
ازجناب ڈاکٹر سعید اختر درانی صاحب

☆ حضرت احمد سرہندیؒ (مجدد الف ثانی)
ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب

☆ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی اپنے فرزند کے لئے چند قیمتی ہدایات (مرسلہ مکرمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ صاحبہ)

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''نگر میں دل کے اب کچھ بھی نہیں ہے''

9/اکتوبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 41

☆ محترم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب درویش قادیان
ازمکرم عبدالباسط بٹ صاحب

☆ مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب
ازمکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب اور مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

☆ مکرمہ خانم رفیعہ مجید صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''خدا خدا امام احمد کو حیاتِ جاودانی دے''

16/اکتوبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 42

☆ صبر کی سائنسی و طبّی حکمتیں
ازمکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

☆ رشتہ کی تلاش ازمکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب

☆ جامعہ احمدیہ کے حوالہ سے محترم رشید قیصرانی صاحب کی نظم:
''کرن کرن میں جہاں اک پیام پنہاں ہے''

23/اکتوبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 43

☆ حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحبؓ (گوڑیانی)

☆ مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب شہید ازمکرمہ ط۔ ناصر صاحبہ

☆ محترم میاں محمد سعید اختر صاحب
ازمکرم عبدالسمیع حسنی صاحب

☆ مکرم حبیب الرحمٰن ساحر صاحب کی نظم سے انتخاب:
''میرے جسم و جاں پہ نثار ہوں، میرے خون تم پہ مباح رہیں''

30/اکتوبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 44

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی جرأت و فراست ازمحترم چوہدری محمد علی صاحب

☆ محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
ازمکرمہ م۔ جاوید صاحبہ

☆ محترم چودھری محمد اشرف صاحب
ازمکرم رانا مبارک احمد صاحب

☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''ایک تھی گمنام بستی، ہے انوکھا یہ نشاں''

6/نومبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 45

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوات میں حکمت عملی اور بیدار مغزی ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب

13/نومبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 46

☆ حضرت محمد طفیل بٹالوی صاحبؓ کا مختصر سوانحی خاکہ

☆ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب
ازمکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

20/نومبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 47

☆ حضرت چودھری عبدالحق خاں صاحبؓ کاٹھگڑھی
ازمکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

☆ حضرت امام حاکمؒ کی مرتبہ حدیث کی کتاب ''مستدرک''
ازمکرم طلعت حفیظ صاحب

☆ مکرم محمود انور صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''جہاں پہ ہم لباس ہوں گناہ اور ثواب اب''

27/نومبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 48

☆ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک عظیم الشان معجزہ ازحضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ آف ٹرپئی

☆ مکرم محمود عالم ملک صاحب کی خودنوشت ''سفرحیات''
تبصرہ ازخاکسار فرخ سلطان محمود

4/دسمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 49

☆ خلفاء راشدین کا تقویٰ ازمکرم مظفر احمد درّانی صاحب

☆ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کی خودنوشت ''سفرحیات''
تبصرہ ازخاکسار فرخ سلطان محمود

☆ مکرم محمد ظفراللہ خان صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''نظر نہ پھیریں گے اُس حُسن بے مثال سے ہم''

11/دسمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 50

☆ محترم چودھری محمد دین مجاہد صاحب (آف ٹوبہ ٹیک سنگھ)
ازمکرم شہزادہ قمرالدین مبشر صاحب

☆ مکرم سعید احمد طاہر شہید ازمکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب

☆ محترم عبدالرشید خان صاحب آف خوشاب
ازمکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''جو اللہ کے رستے میں دیتے ہیں جاں.....''

18/دسمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 51

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہؓ کی دیانت
ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

☆ حضرت مولوی محمد علی صاحبؓ از ''تاریخ احمدیت لاہور''

☆ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق سیکرٹری امور عامہ UK
ازمکرم شیخ منیر احمد ظفر صاحب

☆ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''گلشن پہ جب خزاؤں کے دن شاق ہوگئے''

25/دسمبر 2015ء۔ جلد 22 شمارہ 52

☆ حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب مہاجر افغانستان

☆ 2015ء میں ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بنائے جانے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

☆ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی نظم سے انتخاب:
''بھر بھر کے جھولیاں سبھی برکات لے چلے''

Muslim Television Ahmadiyya

Weekly Programme Guide

December 25, 2015 – December 31, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 25, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 31-45 with Urdu translation.
00:35 Dars-e-Malfoozat: The topic 'Promised Messiah (as) is the second coming of Jesus (as)'.
00:55 Yassarnal Quran: Lesson no. 45.
01:20 Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
01:55 Masih Hindustan Main: An Urdu discussion on the book of the Promised Messiah (as).
02:40 Spanish Service: Programme no. 21.
03:10 Pushto Muzakarah
04:00 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 190-200 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 22. Rec. November 24, 1994.
05:05 Liqa Maal Arab: Session no. 262.
06:00 Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 46-62 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'Promised Messiah (as) is the second coming of Jesus (as)'.
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 46.
07:05 Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:45 Honey Bee, A Wonder Of Nature
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on December 26, 2015.
09:55 Indonesian Service
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 84.
11:35 Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 16-32.
11:45 Seerat-un-Nabi: The topic of 'forgiveness'.
12:30 Live Transmission From Baitul Futuh
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Transmission From Baitul Futuh
14:35 Shotter Shondhane
15:40 Kasauti
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:25 Huzoor's Tour Of The Far East [R]
19:15 Dars-e-Malfoozat [R]
19:30 Honey Bee, A Wonder Of Nature [R]
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday December 26, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Yassarnal Quran
01:10 Huzoor's Tour Of The Far East
02:10 Friday Sermon: Recorded on December 25, 2015.
03:20 Rah-e-Huda: Recorded om December 26, 2015.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 267.
06:00 Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 63-78 with Urdu translation.
06:10 Dars Majmooa Ishteharaat: Writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:40 Al-Tarteel: Lesson no. 14.
07:10 Jalsa Salana UK Address: Rec. July 22, 2011.
08:30 International Jama'at News
09:00 Question And Answer Session: Recorded on May 24, 1997.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon [R]
12:15 Tilawat: Surah Al-Shu'araa, verses 41-81.
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf: Introducing the month of 'Rabi-ul-Awwal'.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:25 Jalsa Salana UK Address [R]
19:45 Servants Of Allah
20:45 International Jama'at News
21:15 Rah-e-Huda [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday December 27, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:35 Dars Majmooa Ishteharaat
01:05 Al-Tarteel
01:35 Jalsa Salana UK Address
02:55 Friday Sermon: Recorded on December 25, 2015.
04:05 The Bigger Picture
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 268.
06:00 Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 79-93 with Urdu translation.
06:15 Yassarnal Quran: Lesson no. 46.
06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on June 23, 2013 in Germany.
07:55 Faith Matters: Programme no. 179.
08:55 Question And Answer Session
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Spanish Translation of Friday sermon delivered on September 05, 2014.
12:20 Tilawat: Surah Ash-Shu'araa, verses 82-128.
12:35 Yassarnal Quran [R]
13:05 Friday Sermon [R]
14:20 Shotter Shondhane
15:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:25 Shama'il-e-Nabwi: An Urdu discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:50 Kids Time: Programme no. 17.
17:25 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
19:30 Live Beacon Of Truth
20:35 Introduction To Waqf-e-Jadid
20:55 Ashab-e-Ahmad
21:35 Shama'il-e-Nabwi [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday December 28, 2015

00:15 World News
00:30 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Batain Karain
01:05 Yassarnal Quran
01:40 Introduction To Waqf-e-Jadid
02:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
03:05 History Of Jalsa Salana
03:40 Friday Sermon: Recorded on December 25, 2015.
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 265.
06:00 Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 94-109.
06:20 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 14.
07:05 History Of Jalsa Salana
07:35 Seerat Hazra Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
08:00 International Jama'at News
08:35 Hijrat
09:10 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 29, 1997.
10:30 Live Jalsa Salana Qadian Concluding Session
13:15 History Of Jalsa Salana [R]
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Taqareer [R]
16:00 The Bigger Picture: Rec. December 22, 2015.
16:50 Hijrat
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Qadian Concluding Session [R]
21:05 History Of Jalsa Salana [R]
21:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Taqareer [R]

Tuesday December 29, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana Qadian Concluding Session: Recorded on December 28, 2015.
03:50 Hijrat
04:25 History Of Jalsa Salana
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 266.
06:00 Tilawat: Surah An-Noor, verses 1-10 with Urdu translation.
06:15 Dars Majmooa Ishtehara'at
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on June 23, 2013 in Germany.
08:00 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 14.
08:25 Australian Service
09:00 Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 25, 2015.
12:10 Tilawat: Surah Ash-Shu'ara, verses 177-228.
12:20 Darse Majmooa Ishtihirat
12:40 Yassarnal Quran [R]
13:00 Faith Matters: Programme no. 179.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service: Programme no. 07.
15:30 Aao Urdu Seekhain
16:00 Aadab-e-Zindagi
16:30 From Democracy To Extremism: Examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan 1974.
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
19:25 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 25, 2015.
20:30 Aao Urdu Seekhain [R]
21:00 Australian Service
21:25 Sultans Of Science
22:00 Faith Matters [R]
22:50 Question And Answer Session [R]

Wednesday December 30, 2015

00:00 World News
00:15 Tilawat
00:25 Dars Majmooa Ishteharaat
00:50 Yassarnal Quran
01:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:10 Aadab-e-Zindagi
02:40 Aao Urdu Seekhain
03:00 Story Time: Programme no. 35.
03:30 Australian Service
04:30 Noor-e-Mustafwi: A discussion about the different aspects of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 267.
06:00 Tilawat: Surah An-Noor, verses 11-20 with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 10.
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 14.
07:10 Jalsa Salana UK Address: Rec. July 23, 2011.
08:00 Na'atia Mosh'airah
09:05 Question & Answer Session: Rec. May 24, 1997.
10:20 Indonesian Service
11:25 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on December 25, 2015.
12:30 Tilawat: Surah Al-Furqaan, verses 22-50.
12:45 Al-Tarteel [R]
13:15 Friday Sermon: Recorded on January 29, 2010.
14:15 Bangla Shomprochar
15:20 Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 85.
16:30 Faith Matters: Programme no. 178.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana UK Address [R]
19:25 French Service: Programme no. 19.
20:20 Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
22:10 Friday Sermon: Rec. January 29, 2010. [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 31, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana UK Address
02:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:00 Na'atia Mosha'airah
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 268.
06:05 Tilawat: Surah An-Noor, verses 21-28 with Urdu translation.
06:20 Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
06:55 Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:25 Aadab-e-Zindagi
07:55 Beacon Of Truth: Rec. December 27, 2015.
08:55 Tarjamatul Quran Class: Surah Al- Baqarah verses 201-214, recorded on November 30, 1994
10:00 Indonesian Service
11:00 Japanese Service
12:00 Tilawat: Surah An-Naml, verses 23-44.
12:15 Dars-e-Malfoozat
12:30 Yassarnal Quran [R]
12:55 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on December 25, 2015.
15:05 Aao Urdu Seekhain
15:25 Aadab-e-Zindagi
15:55 Persian Service: Programme no. 44.
16:25 Tarjamatul Quran Class [R]
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:20 Huzoor's Tour Of The Far East [R]
18:50 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
19:25 Faith Matters: Programme no. 180.
20:30 German Service
21:35 Tarjamatul Quran Class [R]
22:55 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 Friday 25 December , 2015 Issue No. 52

خطبۂ عید الفطر

رمضان میں جہاں عبادتوں پر زور دیا گیا ہے وہاں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ ضرورتمندوں کا، غریبوں کا، بیواؤں کا، یتیموں کا بھی خیال رکھو۔ عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے کر ہر احمدی بلکہ مالی لحاظ سے اپنے سے کمتر احمدی یا ہر مسلمان جو آج عید منا رہا ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اپنے بچوں کو اچھا کھلا سکے، اس کے بچوں کو آج کے دن اچھا کھلانے کا سامان مہیا فرمائیں۔

یاد رکھیں کہ آج عید کے دن ہی صرف اچھا کھلا کر کام ختم نہیں کر دینا کہ ہم نے غریبوں کو اچھا کھلا دیا۔ جس طرح آج کے دن آپ نے ان کا خیال رکھا ہے یا خیال رکھنے کا ارادہ کیا ہے ایسے رابطوں کو توڑیں نہیں۔ ان رابطوں کو قائم رکھیں بلکہ اس طرح قائم رکھیں کہ ان گھروں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر ان کی مدد بھی حتی المقدور کرتے رہیں۔ نظام جماعت کو بھی بتاتے رہیں۔

ہر احمدی اپنے ماحول میں کم استطاعت والے افراد کو اٹھانے کی کوشش کرے تو وہی شخص جس کی اس سال آپ نے مدد کی ہے اور وہ آپ کی مدد کا محتاج تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اگلے سال عید پر وہ دوسروں کی مدد کر رہا ہو اور دوسروں کے ساتھ خوشیاں Share کر رہا ہو۔ اس طرح معاشی حالات کے ساتھ ساتھ اخلاقی معیار بھی بلند ہوتے چلے جائیں گے۔ اخلاص سے کیا ہوا کام اور اپنے بھائی کی مدد کہ وہ غربت کے دائرے سے باہر نکلے تو ایسے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایسے شخص کو مختلف طریقوں سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے دل کو سکینت، چین اور طمانیت عطا فرماتا ہے۔

ہم نے آج اس عید کے دن یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ تیس یا انتیس دنوں میں ہم نے جن نیکیوں کو کرنے کی عادت ڈالی ہے ان پر ہم قائم رہیں گے۔ جن باتوں کی چاٹ ہمیں لگ چکی ہے وہ بڑھے گی، کم نہیں ہوگی

(اسلام میں عیدوں کا تصور اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی اور اس کے انعام کا بصیرت افروز بیان)

خطبہ عید الفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 نومبر 2003ء بمطابق 26 نبوت 1382 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۔وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔
(الفجر:28تا31)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں آج یہ عید، عید الفطر منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا میں ہر قوم اپنے تہوار مناتی ہے یا دوسرے لفظوں میں ہر قوم میں کسی نہ کسی طریقے سے عید منائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب حسب توفیق اچھے کپڑے پہنتے ہیں، اچھے کھانے کھاتے ہیں، ایک دوسرے کی دعوتیں بھی کرتے ہیں، مجلسیں بھی لگاتے ہیں۔ شور شرابے بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ابھی دیکھیں کچھ دنوں کے بعد اگلے ماہ کرسمس کے دن ہوں گے تو وہ شور شرابا ہوگا کہ الامان۔ کئی ملکوں میں تو بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور خوشی کا اظہار شرابیں پی کر، ناچ گانے گا کر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اور کاموں میں بھی اور ملکوں میں بھی یہی حال ہے۔ اس لئے کہ ان کی مذہبی تعلیمات بگڑ گئی ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ خوشی کا اظہار کس طرح کرنا ہے لیکن اس کے باوجود یہاں یورپین اقوام میں بھی اور جگہوں میں بھی مختلف بگڑے ہوئے مذاہب کے ماننے والے جو ہیں وہ اپنے غریبوں کی امداد کے لئے چندے اکٹھے کرتے ہیں۔ کرسمس میں ہی آپ دیکھیں کہ بہت سی رقوم اور تحائف اکٹھے کئے جاتے ہیں اور غرباء کو دیئے جاتے ہیں، بچوں کو دئے جاتے ہیں، ضرورتمندوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ہمدردیٔ خلائق کا عنصر ہو یا نہ ہو یا دکھاوا ہو، بہرحال کچھ نہ کچھ تو ہمدردی بھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بہرحال ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ اسلام نے جو چیزیں مقرر کی ہیں یہ شور شرابے اور ناچ گانے اور اپنے ہوش وحواس سے باہر ہونے کے لئے نہیں کیں۔ اچھے کپڑے پہننا، اچھے کھانے کھانا یا خوشیاں منانا تو شادی بیاہوں یا دوسرے فنکشنز پر بھی ہوتا ہے اور جو صاحب استطاعت ہیں وہ جب چاہیں یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اسلام میں عیدوں کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو قربانیاں کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے انعام کے طور پر تمہارے لئے خوشی کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ اور یہ صرف دنیاوی ہاؤہُو کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مدنظر رکھنا ہوگا اور مدنظر رکھنا چاہئے۔

یہ عید جو عید الفطر کہلاتی ہے اس میں ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رمضان میں تیس یا انتیس روزے رکھتے ہیں اور جائز چیزوں پر بھی صرف اس لئے ایک وقت تک کے لئے یعنی صبح سے شام تک کے لئے پابندی لگاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کی خوشنودی کی خاطر، اس کے فضلوں کو سمیٹنے کی خاطر اور اس لئے کہ اس کا فرمان ہے کہ میرے بندو! میری عبادت بجا لاؤ اور میری عبادت یہی ہے کہ میرے احکامات پر عمل کرو، میرے حقوق یعنی حقوق اللہ اور میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اس لئے رمضان میں جہاں عبادتوں پر زور دیا گیا ہے وہاں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ ضرورتمندوں کا، غریبوں کا، بیواؤں کا، یتیموں کا بھی خیال رکھو۔ تب ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں صدقہ وخیرات دینے میں آپ کا ہاتھ اتنا کھل جاتا تھا جو تیز آندھی سے بھی تیز ہوتا تھا۔ تو اتنا لمبا عرصہ جو یہ تیس دن کی قربانی جو لمبی سے لمبی قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر لاگو کی ہے۔ اس میں ہر جائز چیز کو بھی اس کی خاطر چھوڑنا ہوتا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کے مومن بندے نے اتنے دن نہ صرف میری عبادت کی بلکہ میری خاطر جائز چیزوں کو بھی چھوڑا، میرے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بدلے میں یہ خوشی کا، عید کا دن دکھایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی توجہ دلا دی کہ ان تیس یا انتیس دنوں میں تم نے جو اچھی عادتیں پیدا کر لی ہیں اس کا پہلا امتحان تو یہ ہے کہ آج کے دن بھی تم نے میری عبادات کو بھول نہیں جانا بلکہ مسجدوں کو اسی طرح آباد رہنا چاہئے جیسے رمضان کے مہینہ میں تھیں۔ جو نمازیں تم پر فرض ہیں، جو عبادات تم بجا لاتے ہو، تم نے ادا کرتے رہنا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ چلو رمضان گیا ہے تو ہر چیز سے چھٹی ہوگئی۔ عبادات تم نے بہرحال بجا لانی ہیں، اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی بھی تم نے کرتے رہنا ہے۔ ہاں چھوٹ تمہیں صرف یہ ہے کہ جو حلال اور جائز چیزوں کی پابندیاں ان دنوں میں تم پر لگائی گئی تھیں اب تم ان کو استعمال کر سکتے ہو۔ اب یہ پابندی کوئی نہیں، جائز چیزوں کا استعمال تم پر اب جائز ہے، حلال ہے۔ تو جو سچا مومن ہے، جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اطمینان قلب نصیب کرتا ہے، چین اور سکون بھی عطا کرتا ہے۔

تو پہلی بات جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے کر

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں